REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R:N.61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

جلد ۲۴ — شمارہ ۴۲

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّ انتم اذلّۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالکِ غیر ۳۰ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian.

اَخبارِ احمدیّہ

قادیان ۱۳ راخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے نیز مرکزِ سلسلہ میں بعافیت واپس تشریف لانے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۳ راخاء۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

قادیان ۱۳ راخاء۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلّمہُ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ قادیان میں خیریت سے ہیں۔ الحمدُ للہ ٭

۱۰ رشوال ۱۳۹۵ ہجری | ۱۶ راخاء ۱۳۵۴ ہش | ۱۶ راکتوبر ۱۹۷۵ء

قادیان میں دُعائے ختم القرآن اور عید الفطر کی مُبارک تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نمازِ عید پڑھائی اور رُوح پرور خطبہ دیا!

قرآن کریم کا دَور مکمل ہونے پر اِجتماعی دُعا:

جیسا کہ قبل ازیں شائع ہو چکا ہے کہ رمضان المبارک کے دوران ظہر تا عصر مسجد اقصیٰ میں روزانہ قرآن کریم کے ایک پارے کا درس دیا جاتا رہا۔ درس شروع کرنے سے قبل ہر روز ایک پارے کی تلاوت کی جاتی رہی۔ جو زیادہ تر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادمؔ اور ان کی عدم موجودگی میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اور مکرم مولوی عبدالقادر صاحب دانشؔ کرتے رہے۔

فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

۲۹ ویں روزے کے دن جبکہ آخری پارے کا درس دیکر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے قرآن کریم کا دَور مکمل کیا، محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان عصر کی نماز سے قبل مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اور آپ نے رمضان المبارک کی برکات اور فضائل پر روشنی ڈالی۔ اور احباب کو اپنے زرّیں نصائح سے نوازا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک ماہ ریاضت کروا کر اس بات کا سبق دیا ہے کہ مومن بندے کو سارا سال ہی خدا تعالیٰ کی عبادت اور قربِ الٰہی کے حصول کیلئے کوشش میں لگے رہنا چاہیئے۔ آخر میں آپ نے حضور انور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر فرد کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر کے لئے، اور درس دینے والے اور نمازِ تراویح پڑھانے والے احباب کے لئے اور جملہ مریضوں اور حاجت مندوں اور ساری دُنیا کے احمدیوں کے لئے احبابِ جماعت کو دُعا کی تحریک کرنے کے بعد لمبی پُرسوز اجتماعی دُعا کروائی۔

نمازِ تراویح اور درسِ حدیث:

نمازِ تراویح بعد نمازِ عشاء مسجد اقصیٰ میں مکرم حافظ الٰہ دین صاحب اور حافظ مظہر احمد طاہر متعلم حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ قادیان نے پڑھائی اور مسجد مبارک میں بوقتِ تہجد مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب پڑھاتے رہے۔ اسی طرح مسجد مبارک میں بعد نمازِ فجر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل اور ان کی عدم موجودگی میں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے حدیث کا درس دینے کی سعادت حاصل کی جبکہ مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد اس خدمت کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

عید کا چاند:

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ مطلع صاف ہونے کی وجہ سے ۲۹ ویں روزے کے اختتام پر احباب نے افق پر عید کا چاند دیکھا اس کے ساتھ ہی معتکفین حضرات اپنا اعتکاف مکمل کرکے اللہ تعالیٰ کے انوار سے دِلوں کو منوّر کرتے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سب کی دُعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

نمازِ عید الفطر:

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے اعلان کے مطابق تمام مقامی مرد و زن اور بچے پارک خواتین متصل بڑا باغ بہشتی مقبرہ میں نو بجے سے قبل ہی جمع ہو گئے۔ جہاں مستورات کے لئے پردے کا انتظام کیا گیا تھا اور خطیب کی آواز سب تک پہنچانے کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا معقول انتظام موجود تھا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے ٹھیک نو بجے صفیں درست کروا کر سب سے پہلے نمازِ عید کے دو نفل پڑھائے بعدہٗ ایک جامع اور رُوح پرور خطبہ دیا۔ آپ نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

خطبہ عید الفطر:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کا اتنا پیار اور اس قدر قُرب حاصل کیا تھا کہ قرآن کریم نے اس مقام کو دو قوسوں کے درمیانی وتر سے تعبیر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیار اور اس کا قُرب حاصل کرنے کے لئے نیک اعمال کا بجالانا اور بُرائیوں کو ترک کرنا نہایت ضروری ہے۔ آپ نے مثال دیکر اس مضمون کو اس رنگ میں سمجھایا کہ ایک فاصلہ جتنے عرصہ میں ایک صحت مند اور تندرست آدمی طے کر سکتا ہے اتنا ہی فاصلہ طے کرنے کے لئے ایک بیمار اور کمزور انسان زیادہ عرصہ لگائے گا۔ اور اسی طرح ایک وہ شخص جس کی منزل کا راستہ ہر قسم کی روکاوٹوں سے صاف ہے زیادہ جلدی اپنی منزلِ مقصود کو پالے گا۔ اُس انسان کے مقابلے میں جس کی منزل کے درمیان بہت سی روکیں حائل ہیں اس قسم کی روکاوٹوں پر قابو پانے اور اپنا راستہ بنانے کے لئے مختلف طریقے انسان دُنیا میں اختیار کرتا ہے۔

(آگے دیکھیے صلا پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

احبابِ جماعت کے نام عید مُبارک کا رُوحانی تحفہ

قادیان ۷ راخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن سے احبابِ جماعت کے نام السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ اور عید مبارک کا تحفہ ارسال کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میری طرف سے آپ سب کو عید مبارک ہو اور خدا تعالیٰ آپ سب پر اپنی برکات نازل فرمائے۔"

احبابِ جماعت اپنے محبوب امام عالی مقام کے لئے التزام کے ساتھ دُعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور حضور کی مؤید من اللہ قیادت میں جماعت تمام مشکلات اور وقتی ابتلاؤں میں سے پورے طور پر سُرخرو ہو کر نکلے اور اسلام کے موعود رُوحانی غلبہ کے دِن جلد از جلد قریب آجائیں۔

اللّٰھم آمین ٭

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۲۶ اگست ۱۹۷۵ء بروز منگل

آج حضور نے صبح دس بجے سے رات گیارہ بجے تک بہت مصروف وقت گزارا چونکہ جماعت احمدیہ انگلستان کا گیارہواں جلسۂ سالانہ ایک روز قبل ہی اختتام پذیر ہوا تھا۔ اور یورپ اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک کے احباب جو اس میں شرکت کی غرض سے تشریف لاتے تھے، ابھی لندن میں ہی مقیم تھے اور انکی شدید خواہش تھی کہ وہ اپنے اپنے ملکوں میں واپس جانے سے قبل حضور ایدہ اللہ سے انفرادی ملاقات کا شرف حاصل کرکے اپنے لئے دُعا کی درخواست کریں۔ اِس لئے حضور آج صبح دس بجے سے ایک بجے تک اُن سے ملاقاتیں کرنے میں ازحد مصروف رہے۔ اس روز مغربی جرمنی، ہالینڈ، ڈنمارک، ناروے، فرانس، نائیجیریا، گیمبیا اور سیرالیون کے متعدد احباب نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اِس خیال کے پیشِ نظر کہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے انگلستان کے مختلف علاقوں سے تشریف لانے والے بہت سے احباب ابھی لندن ہی میں ہیں اور وہ بھی ملاقات کے متمنی ہیں، حضور شام کو سیر کی غرض سے باہر تشریف نہیں لے گئے۔ بلکہ مشن ہاؤس کے باغیچہ میں ہی چہل قدمی کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ حضور ساڑھے چھ بجے شام سے پونے آٹھ بجے تک مشن ہاؤس کے باغیچہ میں چہل قدمی فرماتے رہے۔ اِس موقع پر کثیر التعداد احباب کو حضور سے ملاقات کرنے اور حضور کے زندگی بخش پُر معارف ارشادات سے مستفیض ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ پہلے تو حضورؒ نے کچھ دیر مکرم مبشر لطیف صاحب ایڈووکیٹ لاہور سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں محترم چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی تشریف لے آئے اور حضور چہل قدمی کے دَوران ان سے گفتگو فرماتے رہے، نیز حضور نے مبلغین ہالینڈ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اور مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل کو جو اِس موقع پر موجود تھے سر بینام نئے ہالینڈ آنیوالے احمدی خاندانوں سے رابطہ قائم کرکے اُنہیں جماعتی تنظیم میں منسلک کرنے اور اُن کی دینی اور رُوحانی تربیت کا اہتمام کرنے سے متعلق ہدایات دیں۔ اِس موقع پر اور بہت سے احباب نے حضور سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا اور اپنے بچوں کو حضور کی خدمت میں پیش کرکے ان کے لئے دُعا کی درخواست کی۔ حضور نے بچوں کے سروں پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اُنہیں دُعا دی۔ اور بہت میٹھے اور پیارے انداز میں اُن سے باتیں بھی کیں۔

حضور نے مشن ہاؤس کے باغیچہ میں Kidney Beans پنیری لگوائی ہے۔ چہل قدمی کے دَوران حضور نے اُس حصۂ باغ میں تشریف لے جاکر Kidney Beans کے ننھے ننھے پودے ملاحظہ فرمائے۔ اور ان کی غور و پرداخت کے متعلق ضروری ہدایات دیں۔ مزید برآں جماعتِ احمدیہ لندن کے سیکرٹری ضیافت مکرم خالد اختر صاحب کی درخواست پر لندن مشن کے باورچیخانہ کا اندر سے معائنہ بھی فرمایا۔ اِس کچن میں ہی جلسہ سالانہ کے موقع پر مسلسل دو روز تک دو ہزار افراد کے لئے کھانا پکتا رہا تھا۔ حضور نے کھانا پکانے کے انتظامات کا معائنہ فرمانے نیز گیس کے چُولہوں اور کھانا پکانے کے برتن ملاحظہ فرمانے کے بعد کچن کے رضاکار عملہ (مکرم اعجاز بٹ صاحب، مکرم احمد بشارت صاحب اور مکرم حنیف الرحمٰن صاحب) کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور کھانا پکانے کے انتظامات اور رضاکار عملہ کی کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

چہل قدمی سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مسجد فضل لندن میں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ نماز کے بعد حضور نے مبلغ سکاٹ لینڈ مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی صاحبزادی عزیزہ عابدہ رانی سلمہا کا نکاح ہبت الرحمٰن سلمہ ابن مکرم لطف الرحمٰن صاحب کے ساتھ پندرہ صد پونڈ حق مہر پر پڑھا۔ ہبت الرحمٰن صاحب سلمہٗ محترم منشی کظیم الرحمٰن صاحب مرحوم سابق ہیڈ کلرک نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے پوتے ہیں۔ نکاح کا اعلان کرنے سے قبل حضور نے ایک مختصر لیکن نہایت ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک نئی اخوت بلکہ ایک نئے بین الاقوامی خاندان کی بنیاد پڑی ہے۔ اِسی لئے جماعتِ احمدیہ محض ایک جماعت ہی نہیں ہے بلکہ ایک بین الاقوامی خاندان کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اسی لئے جب اللہ تعالیٰ جماعت کے کسی ایک فرد کیلئے خوشی کا کوئی موقع پیدا کرتا ہے تو وہ خوشی اس ایک فرد کی ذات تک محدود نہیں ہوتی بلکہ پوری جماعت اس میں برابر کی شریک ہوتی ہے۔ عزیزہ عابدہ رانی سلمہا جس کے نکاح کا اعلان کرنے میں اس وقت کھڑا ہوں ہمارے برطانوی نژاد نومسلم احمدی بھائی مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی بچی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں عین جوانی کے عالم میں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پھر انہوں نے خدمتِ اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کی۔ اور سالہا سال سے وہ ایک مبلغ کی حیثیت سے اشاعتِ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اُن کی بچی ہماری اپنی بچی ہے۔ اس کے نکاح کی خوشی میں ہم سب برابر کے شریک ہیں۔ سب دوست اِس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کریں۔ اس کے بعد حضور نے باقاعدہ نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کرائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے اور سب نے ہی باری باری مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ اور ہبت الرحمٰن صاحب سلمہٗ کو مبارکباد دی۔

رات کو ساڑھے نو بجے حضور ایدہ اللہ مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لا کر اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما ہوئے۔ اور احباب سے گیارہ بجے شب تک مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔

۲۷ اگست ۱۹۷۵ء بروز بدھ

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ۹ بجے صبح حضور محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور محترم ڈاکٹر داؤد خان بشارت اکبر صاحب ایم۔آر۔سی۔پی کی معیت میں لندن کلینک تشریف لے گئے۔ جہاں لندن کے بعض ماہر ڈاکٹروں نے حضور کا طبی معائنہ کیا اور ٹسٹ وغیرہ لئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ پونے بارہ بجے دوپہر لندن کلینک سے مشن ہاؤس واپس تشریف لائے۔ کلینک میں ڈاکٹروں نے حضور کے گُردوں کا ایکسرے شریان میں دواء کا انجکشن I.V.P. کرکے کیا۔ ٹیکہ کی وجہ سے حضور کو پیٹ اور انتڑیوں میں شدید تکلیف شروع ہوگئی۔ کچھ دیر بعد یہ تکلیف تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُور ہوگئی۔ لیکن دواء کے اثر کی وجہ سے عام طبیعت دو دن تک خراب رہی اور ضعف کی شکایت بھی رہی۔

پانچ بجے شام محترم ڈاکٹر داؤد خان بشارت اکبر صاحب برطانیہ کے مشہور ہومیوپیتھ ڈاکٹر فوبسٹر (Dr. Foubister) کو اپنے ہمراہ مشن ہاؤس لائے۔ ڈاکٹر فوبسٹر ہومیوپیتھک کالج کے ریٹائرڈ کنسلٹنٹ ہیں۔ انہوں نے حضور کا معائنہ فرمایا اور کچھ ادویہ تجویز کیں جو شروع کر دی گئی ہیں۔

طبیعت کی ناسازی کے باوجود حضورؒ رات کو ½۹ بجے مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما ہوئے۔ اور اُن سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرمانے کے علاوہ انہیں بیش بہا نصائح سے سرفراز فرمایا۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں مکرم مرزا محمد حکیم صاحب ولد مرزا محمد کریم صاحب قوم برلاس ساکن مانچسٹر (انگلینڈ) کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ شاہدہ سلطانہ صاحبہ بنت محمد اسماعیل خان صاحب مرحوم ساکن قادیان بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ (-/Rs. 5000) حق مہر پڑھا۔ اس خوشی میں عزیزہ شاہدہ سلطانہ صاحبہ کے برادر مکرم منیر احمد خان صاحب نے مبلغ پانچ روپے اعانتِ سلسلہ میں اور مبلغ پانچ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے ہیں۔

احبابِ جماعت اس رشتہ کے جانبین کے لئے موجبِ برکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا فرماویں۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

لندن میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے گیارہویں جلسہ سالانہ سے حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی و اختتامی خطاب

لندن میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات مورخہ ۲۳ر اگست تک کی ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہیں۔ اسی طرح مورخہ ۲۲ر و ۲۵ر اگست کو جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کے گیارہویں جلسہ سالانہ کی ایک جھلک بھی گزشتہ ایک اشاعت میں شائع کی جا چکی ہے۔ اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمودہ افتتاحی و اختتامی خطابات کا خلاصہ جو اخبار الفضل کی ۱۶ اور ۱۷ر ستمبر کی اشاعتوں میں شائع ہوا ہے، ہدیۂ قارئین ہے ——— ایڈیٹر

حضور ایدہ اللہ کے افتتاحی خطاب کا خلاصہ

۲۲ر اگست کو جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے گیارہویں جلسہ سالانہ کے افتتاح کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین جلسہ کو جس بصیرت افروز اور روح پرور خطاب سے نوازا اس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے :-

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا دنیا کی عادتیں کبھی دائیں طرف جھک جاتی ہیں اور کبھی بائیں طرف۔ اور ان میں توازن کی کیفیت برقرار نہیں رہتی۔ جلسہ گاہ کی اس قنات میں جماعت لندن کی انتظامیہ کمیٹی نے سٹیج کو درمیان میں بنانے کی بجائے بائیں طرف بنا دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قنات جن بڑے بڑے کھمبوں پر لگی ہوئی ہے ان کی قطاریں درمیان میں ہے۔ جس نے جلسہ گاہ کو دو حصوں میں بانٹ دیا ہے۔ تقریر کے وقت میری نظر سامعین پر ہوتی ہے اور میں آخر تک بیٹھے ہوئے لوگوں کو دیکھ رہا ہوتا ہوں۔ موجودہ جلسہ گاہ میں اسٹیج کے ایک طرف ہونے اور درمیان میں بڑے بڑے پول حائل ہونے کی وجہ سے میرے لئے سامعین کو نگاہ میں رکھنا ممکن نہیں ہے اور یہ بات کچھ عجیب سی معلوم ہو رہی ہے۔ مگر یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں پریشان تو ہمیں بڑی بڑی باتیں بھی نہیں کرتیں۔ اس لئے ان چھوٹی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے میں اصل بات کی طرف آتا ہوں۔

اس وقت جماعتہائے احمدیہ انگلستان کے سالانہ جلسہ کا افتتاح ہے۔ افتتاح تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورۃ فاتحہ سے ہو جاتا ہے۔ لیکن افتتاح کے ساتھ ہم دعا بھی کرتے ہیں۔ اور جو دعائیں کرنی چاہئیں ان کا پس منظر جاننا ضروری ہوتا ہے تاکہ دعا کی صحیح کیفیت پیدا ہو سکے۔

جہاں تک ہماری دعاؤں کا تعلق ہے ان کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے مطابق مبعوث کیا گیا۔ آپ بعثت سے قبل گوشۂ تنہائی میں زندگی گزار رہے تھے اور اور چاہتے تھے کہ تمام عمر گوشۂ تنہائی میں گزار دیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس گوشۂ تنہائی سے نکالا اور کہا اُٹھ کھڑا ہو اور دُنیا کو اسلام کی طرف دعوت دے۔ تاکہ میری عظیم قدرتیں ظاہر ہوں اور اسلام دنیا میں غالب آئے۔ آپؑ ایک متوسط خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ اس وقت دُنیا میں اُس خاندان کو کوئی نہیں جانتا تھا۔ شہرت جن باتوں سے حاصل ہوتی ہے اُن میں سے کوئی اُس خاندان کو حاصل نہ تھی۔ نہ دُنیوی دولت تھی اور نہ دُنیوی وجاہت۔ جب آپؑ نے اسلام کی تائید میں کتابیں لکھنی شروع کیں تو علماء ظواہر مخالفت پر اُتر آئے۔ آپؑ اکیلے تھے کوئی آپ کے ساتھ نہ تھا۔ ہاں کفر کے سینکڑوں فتوے آپ کے گھر میں پڑے ہوئے تھے۔ جو علماء نے آپ کے خلاف جاری کئے تھے۔ اُس وقت خدا تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ مَیں تیری مدد کروں گا۔ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ مَیں زور آور حملوں سے تیری سچائی کو دُنیا پر ظاہر کر دوں گا۔ الغرض اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان بشارتوں سے نوازا۔

جس زمانہ میں آپ مبعوث کئے گئے اُس زمانہ میں دُنیا میں علمی ترقی کا دور شروع تھا۔ علمی لحاظ سے دُنیا نے ترقی تو بہت کی لیکن اس کے نتیجہ میں خدا کی ہستی پر اعتراض کرنا شروع کر دیئے اور دُنیا کی اکثریت ہستی باری تعالیٰ کی منکر ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ فلسفہ اور سائنس کی طرف سے مذہب پر جتنے بھی اعتراض کئے جاتے ہیں یا آئندہ کئے جائیں قرآن مجید کی رُو سے میں اور میرے ماننے والے ان کا رد کرتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ سب کا منہ بند ہو جائے گا۔ اور توحید بنی نوع انسان کے دلوں میں میخ کی طرح گڑھ جائے گی۔

اس ضمن میں آپ نے روس کے متعلق (جس نے آگے چل کر دنیا میں دہریت کو پھیلانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا تھا) اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر فرمایا مَیں رشیا میں اپنے ماننے والوں کو ریت کے ذرّوں کی طرح دیکھتا ہوں۔ یعنی روس کے رہنے والے اس کثرت سے اسلام میں داخل ہوں گے کہ انہیں شمار کرنا ممکن نہ ہو گا۔ اب بظاہر یہ ناممکن بات نظر آتی ہے۔ لیکن ہم اپنی انسانی طاقتوں سے ربّ کریم کی طاقتوں کو نہیں ناپ سکتے۔ ہمارے ربّ کریم کو ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے وہ جو چاہے اور جب چاہے کر سکتا ہے یہ خدائی وعدہ ہے جو بہرحال ایک دن پورا ہو کر رہے گا۔

خدا تعالیٰ ہمیشہ ہی اپنے ماموروں اور مقدسوں کے ذریعہ اپنی قدرت ظاہر کرتا رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دشمن نے اسلام کو تلوار سے مٹانا چاہا۔ خدا تعالیٰ نے تلوار کے ذریعہ ہی اسے شکست دلائی۔ صحابہ کرامؓ تعداد میں بھی تھوڑے تھے اور ان کے پاس سامان حرب بھی نہ تھا بلکہ ایک طرح سے نہتے تھے البتہ خدا تعالیٰ کے وعدوں اور اس کی تائید و نصرت پر انہیں پورا بھروسہ تھا۔ اور اس کی ذات پر کامل توکل انہیں حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیاب کیا۔ اور بے سرو سامانی کے باوجود اُنہی کے ذریعہ اسلام کو غالب کیا۔ بعد میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسی توکل کے بل پر ایک نہیں کئی جنگوں میں چند ہزار کی فوج کے ساتھ لاکھوں کی فوج پر فتح پائی اور اس طرح اسلام اس وقت کی معلومہ دُنیا میں غالب آتا چلا گیا۔

آج اسلام کی رُوحانی تلوار کا زمانہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت توکل علی اللہ کا نمونہ دکھانے اور اس طرح اسلام کو دلائل و براہین اور اس کی رُوحانی قوت کے ذریعہ دنیا بھر میں غالب کرنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ توکّل سے بڑا کوئی مقام نہیں لیکن کامل توکّل پر قائم ہونا مشکل بھی بڑا ہے۔ اس مشکل کو سر کرنا آپ کی جماعت کی ذمہ داری ہے۔ اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے ہی آپؑ کی یہ جماعت منجانب اللہ قائم کی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں جماعت اپنی اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی توفیق پاتی چلی آ رہی ہے۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ جو دعوے کے وقت اکیلا اور تن تنہا تھا۔ وہ اکیلا نہیں رہا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ آج بھی اکیلا ہے؟ اس کی آواز پر لبیک کہنے والے، اُس کی اطاعت کا دم بھرنے والے، اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے اُس کے مشن کو پورا کرنے والے دُنیا کے ہر خطہ اور علاقے اور ہر علاقے اور ہر قوم اور رنگ و نسل کے لوگوں میں موجود ہیں۔ خود جماعت احمدیہ انگلستان کا یہ جلسہ اس حقیقت کا ایک بیّن ثبوت ہے۔ یہاں برطانیہ کے رہنے والے بھی ہیں، جرمن بھی ہیں ڈینز بھی ہیں اور افریقن بھی ہیں اور وہ امریکن بھی ہے جو ملکوں میں گھوم پھر رہا ہے اور جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے جرمنی سے یہاں آیا ہوا ہے۔ الغرض جو بتایا گیا تھا اس کا ایک حصہ پورا ہوتا ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور خود اس جلسہ کا بین الاقوامی اجتماع اس کے پورا ہونے کو دُنیا پر آشکار کر رہا ہے۔ وہ جو اکیلا تھا اکیلا نہیں رہا۔ دُنیا نے جمع ہو کر آ رہے اور اس کے مشن کو شانے

کی ایک دفعہ نہیں بار بار کوشش کی۔ لیکن ہر بار سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ کا نشان پورا ہوتا چلا گیا۔ سب کے ہمارے خلاف اکٹھا ہونے سے کسی مرحلہ پر بھی ہمارے دلوں میں خوف پیدا نہیں ہوا۔ کیونکہ ہمارے خدا نے ہمارے کانوں میں یہ کہا تھا فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے جو دُنیا پر روزِ روشن کی طرح آشکارا ہے کہ گزشتہ ۸۵ سال سے اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ کے مطابق ایک انقلابِ عظیم رُونما ہو رہا ہے۔ اور ہو بھی رہا ہے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں اور اس کے وعدوں اور بشارتوں کے عین مطابق۔ جماعت احمدیہ بفضل اللہ تعالیٰ ۲۴ گھنٹے اللہ تعالیٰ کے پیار کے جلوے دیکھتی ہے۔ لیکن ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہم سے اللہ اس لئے پیار نہیں کر رہا کہ ہم میں کوئی خوبی ہے بلکہ وہ ہم سے اپنے ان وعدوں کو پُورا کرنے کے لئے پیار کر رہا ہے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے اور جن کا لب لباب یہ ہے کہ مَیں تیری جماعت کے ذریعہ اسلام کی روشنی کو ساری دنیا میں پھیلاؤں گا۔

پس اس پس منظر کو مدّنظر رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری احمدی ہونے کی حیثیت میں ہم پر ڈالی ہے اور ہماری دُعاؤں کو وہ اپنے فضل سے بپایہ قبولیت جگہ دے کر دنیا میں از خود ایک انقلاب رُونما کرتا اور اپنے وعدوں کو پُورا کرتا چلا آ رہا ہے ہمیں یہ دُعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا! ہم کمزور ہیں تجھ کو سب قدرت اور طاقت حاصل ہے، تو جو چاہے کر سکتا ہے، تُو نے اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے۔ ہم تیری مدد اور تیری تائید و نصرت کے بغیر اس عظیم مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے تو ہمیں ہر اس شر سے بچا جو تیری تائید و نصرت سے محروم کرنے والا ہو اور ہر اُس نیکی کی توفیق عطا کر جو تیری تائید و نصرت کا ہمیں مورد بنانے والی ہو۔ پھر دُعا ہمیں صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کے لئے بھی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کا کام ایک دن کا کام نہیں بلکہ نسل در نسل جاری رہنے والا کام ہے۔ پس ہمیں اپنی نسلوں کے لئے بھی دُعا کرنی چاہیئے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کی مورد بنی رہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے لئے بھی اپنے پیار کے جلوے ظاہر کرتا اور اس طرح ان کے ذریعہ بھی اسلام کو دُنیا میں غالب کرتا چلا جائے پھر آپ کو خاص اپنی اولاد کے لئے بھی دُعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ اُسے دین کا خادم اور دین کے لئے قربانیاں کرنے والا بنائے۔ خاص طور پر اس ملک میں رہنے والے احباب کے لئے تربیتِ اولاد کے مسئلہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ جب تک تربیتِ اولاد کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہوگا۔ اُس وقت تک نسلاً بعد نسلٍ غلبۂ اسلام کا کام کس طرح جاری رہ سکے گا۔ پس آپ اپنی اولاد کے لئے بھی دُعا کریں اور اپنے بھائیوں کی اولادوں کے لئے بھی دُعا کریں تا جو ذمہ داری ہم پر اور ہماری نسلوں پر ڈالی گئی ہے وہ نسلاً بعد نسلٍ ادا ہوتی چلی جائے۔

پھر ہمیں نوعِ انسان کے لئے بھی دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے۔ کام ہمارا یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نوعِ انسانی کے دل جیتیں لیکن کیا ہم میں یہ طاقت ہے کہ ہم نوعِ انسانی کے دل جیت سکیں۔ ایک سیکنڈ کے لئے بھی ہمارے دل میں یہ خیال نہیں آسکتا اور نہ آنا چاہیئے کہ ہم اپنی طاقت سے نوعِ انسانی کے دل جیت سکتے ہیں۔ دل خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ وہی انسانوں کے دل بدل سکتا ہے۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کریں کہ وہ انسانوں کے دلوں میں تبدیلی لاکر انہیں اسلام کی طرف پھیر دے۔ اس دُعا کے دو پہلو ہیں۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو اپنی اس دُعا کو کامل بنانے کے لئے ہمیں ایک ساتھ دو دُعائیں کرنی چاہئیں۔ ایک یہ کہ ہمارا عمل اور اسوہ ایسا ہو جو نوعِ انسانی کو اسلام کی طرف لانے والا ہو دوسرے یہ کہ بنی نوعِ انسان کو بینائی نصیب ہو اور وہ اس نور کو پہچانیں جو خدا تعالیٰ نے ان کی رہنمائی کے لئے بھیجا ہے جس طرح جسمانی بیماریوں سے شفا پانے کے لئے دو طرفہ عمل کی ضرورت ہوتی [illegible] طرح رُوحانی بیماریوں سے شفایابی کے لئے بھی دو قسم کی دُعائیں کرنا ضروری ہوتا ہے جب خدا تعالیٰ کسی جسمانی مریض کو شفاء عطا کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے تو وہ ایک طرف دوا کو حکم دیتا ہے کہ وہ اثر کرے اور دوسری طرف وہ مریض کے جسم کے ذرّوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اس دوا کا اثر قبول کریں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بنی نوعِ انسان کے روحانی بیماریوں سے شفایاب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہماری تبلیغ اور ہمارا عملی نمونہ دوسروں پر اثر کرنے والا ہو۔ اور دوسری طرف ضروری ہے کہ بنی نوعِ انسان کے دلوں میں ایسی تبدیلی رُونما ہو کہ وہ ہماری تبلیغ اور ہمارے عملی نمونہ کا اثر قبول کرنے لگیں۔ پس دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے قول اور فعل میں کامل مطابقت قائم کر کے اس میں اثر پیدا کرے اور دوسری طرف لوگوں کے دل بدل کر انہیں ایسا بنائے کہ وہ اثر قبول کریں۔ ایک طرف اثر کرنے کی قوت اور دوسری طرف اثر قبول کرنے کی صلاحیت جب تک یکجا نہ ہوں گے اس وقت تک نوعِ انسان میں وہ تبدیلی رُونما نہ ہوگی جس کے دیکھنے کے ہم متمنی ہیں۔ پس ہمیں پورے التزام اور تضرّع اور الحاح کے ساتھ یہ دونوں دُعائیں کرنی چاہئیں تا جو انقلابِ عظیم گزشتہ ۸۵ سال سے رفتہ رفتہ رُونما ہو رہا ہے پورے کرۂ ارض پر محیط ہو کر اسلام کو جلد از جلد دُنیا میں غالب کر دکھانے پر منتج ہو۔

جیسا کہ میں نے بار بار کہا ہے کہ قیام سلسلہ کی اگلی صدی جس کے شروع ہونے میں پندرہ سال رہ گئے ہیں۔ غلبۂ اسلام کی صدی ہے اور یہ پندرہ سال جن میں سے ہم گزر رہے ہیں تیاری کے سال ہیں۔ پس یہ دُعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پندرہ سالوں کو اس طرح گزارنے کی توفیق عطا فرمائے کہ جب نئی صدی شروع ہو تو وہ ہمیں اس کے شایانِ شان استقبال کے لئے پوری طرح تیار پائے۔ آؤ اب ہم سب مل کر دُعا کریں۔

اس کے بعد حضور نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب

حضور نے تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضلِ خاص کے نتیجہ میں انگلستان کی جماعتہائے احمدیہ کو ایک بہت بڑی سعادت بخشی اور وہ یہ کہ ۱۹۷۰ء میں جب مَیں مغربی افریقہ کے ممالک کا دورہ کرتا ہوا گیمبیا پہنچا تو وہاں اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں ڈالا کہ وقت آگیا ہے کہ افریقہ میں خدمت اور اصلاح و ارشاد کے کام میں تیزی پیدا کرنے کے لئے کم از کم ایک لاکھ پونڈ خرچ کرو۔ چنانچہ سب سے پہلے اس کی تحریک مَیں نے افریقہ سے انگلستان پہنچ کر کی اور سب سے پہلے انگلستان کی جماعتوں کو اس تحریک پر لبیک کہنے کی سعادت ملی۔ اُس وقت مَیں نے کہا تھا کہ مجھے یہ فکر نہیں کہ کم سے کم ایک لاکھ پونڈ کہاں سے آئے گا۔ چونکہ منصوبہ مغربی افریقہ میں متعدد ہسپتال اور ہائر سیکنڈری سکولز کھولنے کا تھا۔ اور اس کے لئے ڈاکٹروں اور ٹیچروں کو وہاں بھجوانے کی ضرورت پیش آنا تھی۔ اس لئے مَیں نے اُس وقت کہا تھا کہ مجھے یہ بھی فکر نہیں کہ مجوزہ ہسپتالوں اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے لئے مطلوبہ ڈاکٹرز اور اساتذہ کہاں سے آئیں گے۔ ہاں جو فکر مجھے لاحق ہے وہ یہ ہے کہ اس منصوبہ کو رُوبعمل لانے میں جو حقیر کوششیں ہم اپنے ربّ کریم کے حضور پیش کریں وہ قبول بھی ہوتی ہیں یا نہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ہماری سستی، کسل یا غفلت یا پھر نفس میں پوشیدہ کسی ریاء یا فخر کے نتیجہ میں رد کر دی جائیں اس لئے پوری تضرّع کے ساتھ دُعائیں کرو کہ ہمارا ربّ کریم جہاں ہمیں قربانیوں کی توفیق عطا کرے وہاں اپنے فضل سے انہیں قبول بھی فرمائے اور پھر شاندار نتائج پر انہیں منتج فرمائے۔

حضور نے اس آسمانی تحریک کے عملی پہلوؤں اور جماعت کی حقیر کوششوں کی قبولیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا اس تحریک پر ساری دُنیا کے احمدیوں نے لبیک کہتے ہوئے ۵۳ لاکھ روپے کے وعدے کئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مقررہ وقت کے اندر اتنی ہی رقم جمع بھی ہوگئی۔ خدا تعالیٰ کی شان ہے۔ اور اس کے فضل و احسان کا ایک زندہ نشان کہ مغربی افریقہ کے جن ممالک کا مَیں نے دَورہ کیا تھا اور وہاں کے لوگوں سے ہسپتال اور سکولز کھولنے کے بارہ میں جو وعدہ کر کے آیا تھا۔ دو سال کے اندر اندر اللہ تعالیٰ نے اسے پُورا کرنے کی توفیق عطا فرما دی۔ میرا ذہن اس بات کے لئے تیار نہیں تھا۔ کہ ہم اتنی جلدی وعدہ پُورا کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ مَیں نے کہا یہ تھا کہ ہم نائیجیریا، گھانا، سیرالیون اور گیمبیا میں پانچ سات سال کے اندر اندر چار چار ہسپتال یا کلینک بنا دیں گے۔ اور اتنے ہی ہائر سیکنڈری سکول کھولنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اتنے ہسپتال اور سکول تو اللہ تعالیٰ نے محض دو سال میں ہی کھلوا دیئے۔ ربّ کریم نے رقم بھی مہیا کرا دی۔ اور پھر جماعت کے ڈاکٹروں اور دیگر اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کے دل میں یہ جذبہ پیدا کیا کہ وہ خدمتِ اسلام

کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں اور ہزاروں میل دُور جاکر وہاں خدمت بجالائیں۔ بعد ازاں مزید سکولوں اور ہسپتالوں کا قیام بھی عمل میں آیا۔

اس موقع پر حضور نے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ اُن دنوں گھانا کے شہر ٹیچی مان میں جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی جماعت ہے۔ ایک امریکن بعض قبائل کے تمدن کے بارے میں ریسرچ کر رہا تھا جب میں گیمبیا سے سیرالیون آیا تو اُس وقت وہ امریکن بھی غانا سے سیرالیون آیا ہوا تھا۔ ہماری جماعت کے جلسہ میں وہ بھی موجود تھا۔ پانچ سات سال کے اندر مغربی افریقہ کے ملکوں میں ہسپتال اور سکول کھولنے کے وعدے کا اسے بھی علم ہوا ۱۹۷۲ء میں سفر کرتا ہوا وہ پاکستان آیا۔ ربوہ آکر وہ مجھ سے بھی ملا اور بعض اور دوستوں سے بھی اُس کی ملاقات ہوئی اُس نے دوستوں سے دو سال کے اندر اندر ہسپتالوں اور سکولوں کے قیام پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اگر دُنیا کی بڑی سے بڑی حکومت بھی یہ وعدہ کرتی تو اتنی جلدی اسے وہ بھی پورا نہ کر سکتی۔ حضور نے فرمایا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس نے ہمیں قلیل ترین مدت میں یہ وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگر خدا کا فضل شاملِ حال نہ ہوتا تو ہم اتنا بڑا وعدہ پورا کرنے میں کبھی کامیاب نہ ہو سکتے۔ دوسرے لوگ اس حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہیں یہ باتیں تو رُوحانیت سے مَس رکھنے والوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہیں۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ بعض جگہ اتنے اچھے ہسپتال بن گئے ہیں کہ وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ اتنے اچھے تو ہمارے سرکاری ہسپتال بھی نہیں ہیں۔

مغربی افریقہ کے ملکوں نائیجیریا، غانا، سیرالیون اور گیمبیا میں سیکنڈری سکولوں اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے قیام کے سلسلہ میں جماعت کی حقیر کوششوں کی قبولیت کے ایسے مہتم بالشان نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ دل حمد کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے ایک نشان اللہ تعالیٰ نے یہ ظاہر فرمایا کہ اُس نے اپنے فضل سے ہمارے ڈاکٹروں کے ہاتھ میں شفاء رکھ دی۔ ایسے مریض جنہیں دوسرے ڈاکٹر لا علاج قرار دے چکے تھے ہمارے ہسپتالوں میں علاج کے لئے آئے اور بفضل اللہ تعالیٰ شفایاب ہو کر واپس لوٹے۔ پھر ہسپتالوں کے لئے جو عمارتیں بنائی جاتی ہیں وہ بہت سستی بن جاتی

ہیں۔ ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے کہ دروازوں کا خرچہ میں دوں گا۔ دوسرا کہتا ہے کہ عمارت کے لئے اینٹیں میں اپنے خرچ پر مہیا کروں گا۔ اس طرح عمارت نسبتاً کم خرچ پر سہولت سے بن جاتی ہے پھر سب سے بڑی بات جو قبولیت کے نہایت مہتم بالشان نشان کی حیثیت رکھتی ہے یہ ہے کہ جماعت نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں مجموعی طور پر ۵۲ لاکھ روپے چندہ دیا جب کہ پہلے تین سال میں ہسپتالوں کے قیام اور سکولوں کے اجراء پر ڈیڑھ کروڑ روپیہ خرچ ہوا وہ اس طرح کہ بڑے بڑے کروڑ پتی سرکاری ہسپتالوں میں آتے تھے اور شفایاب ہونے پہ بڑی بھاری رقمیں از خود ہسپتالوں کو بطور فیس ادا کرتے تھے جب ہمارے ایک ہسپتال میں اُس ملک کے ایک وزیر علاج کے لئے آئے تو لوگوں نے ان سے کہا آپ خود اپنے ہی ملک کے بہترین بڑے ہسپتال کو چھوڑ کر نسبتاً اس چھوٹے ہسپتال میں کیوں آئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا۔ یہاں دوا ہی نہیں ملتی شفا بھی ملتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور قبولیت کا مہتم بالشان نشان۔ اس میں ہماری یا ہمارے ڈاکٹروں کی کوئی خوبی نہیں ہے۔ جہاں ہمارے ہسپتالوں نے لاکھوں مریضوں کا مفت علاج کیا وہاں اللہ تعالیٰ نے امراء کے دل میں یہ کشش ڈالی کہ وہ ہمارے ہسپتالوں کی طرف رجوع کریں اور علاج کے اخراجات اور فیسوں وغیرہ کے طور پر خطیر رقوم ادا کریں۔

حضور نے فرمایا مغربی افریقہ کے ممالک میں جب ہم نے ہسپتال کھولنے شروع کئے تو کام بڑا تھا اور پیسے تھوڑے تھے۔ جب میں کسی علاقے میں ڈاکٹر روانہ کرتا تھا تو اسے صرف پانچ سو پونڈ انگلستان کی جماعت کی طرف سے دلوا کر کہتا تھا کہ جاؤ اور کام شروع کردو۔ وہ کسی معمولی سی عمارت میں کام شروع کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ اس کام میں برکت ڈالتا اور تھوڑے ہی عرصہ میں ہر قسم کے ساز و سامان سے آراستہ ہسپتال بن کر تیار ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ڈاکٹروں کے کام میں کیسی عظیم الشان برکت ڈالی اور انہیں اپنے کیسے کیسے غیر معمولی فضلوں سے نوازا۔ اس کا اندازہ اس ایک مثال سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک ڈاکٹر جسے ہم نے کام شروع کرنے کے لئے صرف پانچ سو پونڈ دیئے تھے وہ چند سال

بعد ستر ہزار پونڈ سیونگ وہاں چھوڑ کر آیا۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام میں وسعت پیدا ہوتی چلی گئی۔ اور قائم کردہ ہسپتالوں میں جدید قسم کے آلات اور مشینیں مہیا کرنے میں آسانیاں پیدا ہوتی چلی گئیں۔ ہمارے کام کی وسعت کو دیکھ کر لوگ کہتے ہیں کہ یہ بڑے مالدار ہیں میں کہا کرتا ہوں جہاں تک مال کا تعلق ہے ہم غریب ہیں لیکن جہاں تک برکت کا تعلق ہے ہم جیسا امیر بھی کوئی نہیں۔ ہماری اصل دولت اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت ہے۔ اس فضل اور رحمت کو جذب کرنے کے لئے اس نے ہمارے دلوں میں جذبہ پیدا کیا ہے اور وہی ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرما کر ہمیں اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازتا ہے اور ان کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرماتا ہے۔

حضور نے مزید فرمایا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے نئے قائم ہونے والے سکولوں کو بھی چلایا۔ جب نیا سکول کھولا جاتا ہے تو تین سال تک وہ خرچ کراتا ہے۔ اس کے بعد جب سکول کامیابی سے چل پڑتا ہے تب کہیں جاکر حکومت اسے تسلیم کرتی ہے اور اس کے اخراجات کا معتدبہ بار برداشت کرنے پر آمادہ ہوتی ہے۔ ہمارے سکولوں کو بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ ابھی پچھلے دنوں نائیجیریا میں ہمارے مبلغ اور وہاں کے احمدی پیراماؤنٹ چیف گاما لنگا صاحب دو ضلعوں کے دورے پر گئے۔ جہاں بھی وہ گئے لوگوں نے اُن سے کہا ہمارے بچوں اور بچیوں کو عیسائی ہونے سے بچاؤ اور ہمارے ہاں بھی سکول کھولو۔ سو الحمد للہ وہاں میڈیکل شعبے کی طرح تعلیم کے میدان میں بھی ترقی کی نئی راہیں کھل رہی ہیں۔ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ نے نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کے تحت ہماری حقیر کوششوں کو قبول فرمایا اور محض اپنے فضل سے اس کے وہ نتائج نکالے جو قبولیت کی علامت ہوتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر تھوڑی سی رقم خدا تعالیٰ کی راہ میں دے کر اور اللہ تعالیٰ کے عظیم فضلوں کو دیکھ کر ہم فخر سے سر اونچا کریں اور یہ سمجھیں کہ ہم نے کچھ کیا ہے تو اس سے زیادہ غلط بات

اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے اور آپ نے کچھ دیا ہی نہیں۔ جو کچھ ہے خدا تعالیٰ کی عطا ہے اور اسی کے فضلوں اور رحمتوں کا کرشمہ ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہمارا سر عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ جھکا رہے اور ہم اس کے شکر گزار بندے بنے رہیں اسی میں ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔

حضور نے نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کے تحت انجام پانے والے عظیم الشان کام اور اس کے نہایت خوشکن نتائج پر روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا۔ میں یہ بتا رہا تھا کہ ۱۹۷۰ء میں نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک پر سب سے پہلے لبیک کہنے کی سعادت انگلستان کی احمدیہ جماعتوں کو ملی۔ کیونکہ مغربی افریقہ کے دورہ سے واپسی پر میں نے اس کی تحریک سب سے پہلے انگلستان میں ہی کی تھی۔ یہاں کی جماعتوں نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ۵۲ ہزار نو سو چہتر (۵۲,۹۷۴/۰) پونڈ نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں ادا کئے۔ دوسری سعادت انگلستان کی جماعتوں کو یہ ملی کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کی ابتداء بھی انگلستان سے ہی ہوئی۔ وہ اس طرح کہ جب ۱۹۷۳ء میں میں یہاں آیا تو محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مجھے بتایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چوہدری صاحب سے فرمایا تھا کہ جماعت کو چاہیئے کہ جب سلسلہ احمدیہ کے قیام پر سو سال گزر جائیں تو وہ قیام سلسلہ کی صد سالہ جوبلی ضرور منائے۔ چنانچہ ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ میں میں نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا اور اس کی تفصیلات بیان کیں۔ اس منصوبہ کی اشاعت پر حسد کی چنگاریاں بھڑک اٹھیں حسد بذاتِ خود قبولیت کی ایک علامت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ جب کسی کو اپنی جناب میں قبول فرماتا ہے تو اس کے حاسد پیدا کر دیتا ہے اور حاسدوں کا وجود اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کے نزول کا وقت قریب آگیا ہے۔ الغرض اس کے نتیجہ میں جو حالات رُونما ہوئے اُن کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے جماعت کو یہ باور کرانا چاہا تھا کہ اب تمہارا مقام بین الاقوامی سطح تک بلند ہو چکا ہے اسی ضمن میں صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کا خاکہ بیان کرنے اور اس کی بعض تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے

حضور نے فرمایا جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء پر میں نے بتایا تھا کہ اس منصوبہ کی بنیاد میں حمد اور عزم پر رکھتا ہوں۔ حمد پر اس لئے کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں پر جن سے وہ ہمیں گزشتہ ۸۵ سالوں سے نوازتا چلا آرہا ہے۔ حمد اور شکر نہ کریں ہم پر مزید فضل نازل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب ہم اپنی جماعتی زندگی کے ۸۵ سالوں پر نظر ڈالتے اور پچھلی طرف دیکھتے ہیں تو یہ حقیقت اُجاگر ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ ہر دن جو سورج طلوع ہوتا ہے وہ خدا کے فضلوں کو پہلے سے زیادہ ہم پر لے کر آتا ہے اور ہر رات جو ہم پر آتی ہے وہ حمد اور شکر کے نتیجہ میں ہمارے لئے لیلۃ القدر بن جاتی ہے۔ خطہ ہائے ارض کی قسمتوں کا فیصلہ کرنے والی رات ۔

سو سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبے کا پہلا بنیادی پہلو یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اتنی حمد اور شکر کریں گے کہ خدا تعالیٰ رجوع بہ رحمت ہو کر نئی صدی میں ہمیں پہلے سے کہیں بڑھ کر فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازتا چلا جائے۔ اور اس طرح اسلام کے موعودہ غلبہ کو منصۂ شہود پر لے آئے اسی لئے میں نے ان پندرہ سالوں کے لئے تسبیح و تحمید، دُعاؤں اور نوافل کا ایک روحانی پروگرام جماعت کے سامنے رکھا ہے۔

پھر حضور نے یہ بتانے کے بعد کہ صد سالہ احمدیت جوبلی کا پروگرام دُنیا کے ان تمام ملکوں میں جن میں جماعت ہائے احمدیہ قائم ہے اور احمدی ان میں پائے جاتے ہیں ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء سے شروع ہوگا اور یہ کہ ۱۹۸۹ء کا جلسہ سالانہ جوبلی کا جلسہ ہوگا۔ فرمایا خدا کرے دُنیا کے مختلف حصوں سے اب تک جتنے لوگ شامل ہوتے رہے ہیں اُس تاریخی جلسہ میں اس سے کہیں بڑھ کر احباب شریک ہوں اور اس کی غیر معمولی برکات سے فائدہ اُٹھائیں۔ (آمین برحمتک یا ارحم الراحمین)

اس کے بعد حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبہ کے دوسرے بنیادی پہلو عزم کے تحت اصلاح نفس اور اصلاح و ارشاد کے نکتہ ہائے نظر اور تفصیلی پروگرام پر روشنی ڈالی جو دُنیا کے مختلف براعظموں میں نئے مشنوں کے قیام، بہت بڑی تعداد میں نئی مساجد کی تعمیر، دُنیا کی نئی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت، آیات قرآنی کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر قرآن کو دُنیا کی مختلف زبانوں بالخصوص فارسی اور عربی میں منتقل کرنے کے اہتمام اور اُمت واحدہ بنانے کے سلسلہ میں ان کی حقیقی ہمدردی اور خیر خواہی پر مبنی عملی اقدامات پر مشتمل ہے۔ گزشتہ پونے دو سال کے عرصہ میں بظاہر نامساعد اور ناموافق حالات کے باوجود اس پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں جو کام ہوا ہے حضور نے احباب کو آگاہ فرمایا۔ اس ضمن میں حضور نے احباب کو یہ خوشخبری سُنائی کہ سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں دس کنال کے قریب بہت با موقع زمین مل گئی ہے۔ اس پر مشن ہاؤس اور مسجد تعمیر کرنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اس پر ۸۰ ہزار سے ایک لاکھ پونڈ تک خرچ کرنا پڑیں گے۔ ناروے میں بھی زمین خریدنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

حضور نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کے سلسلہ میں اصلاح نفس اور دُنیا کے مختلف ملکوں میں اصلاح و ارشاد کے تحت کئے جانے والے کاموں کے پروگرام پر روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا۔ اصلاح نفس کے سوا پروگرام کے باقی تمام حصے ایسے ہیں جن کے لئے کثیر یا بہت اخراجات کرنا ہوں گے۔ میں نے ابتداءً اس کے لئے اڑھائی کروڑ روپے جمع کرنے کی تحریک کی تھی۔ اور کہا تھا کہ یہ رقم پانچ کروڑ تک پہنچ جائے تو اصل کام کے مقابلہ میں ناکافی ہونے کے باوجود اس سے کام کی ابتداء ہو سکے گی۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دس کروڑ روپے سے زیادہ کے وعدے ہو چکے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کی طرف سے اس فنڈ میں ابھی صرف ۲۹ ہزار چار صد تریسٹھ پونڈ وصول ہوئے ہیں۔ حالانکہ پہلے سال کی قسط کے طور پر اس سے بہت زیادہ رقم وصول ہونی چاہیئے تھی۔ ابھی بہت سے احباب نے اپنے وعدے کا پندرھواں حصہ ادا نہیں کیا جو مارچ ۱۹۷۵ء تک ادا ہونا چاہیئے تھا۔ احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے افضال نازل کر رہا ہے ہمیں جماعت احمدیہ کی اجتماعی زندگی میں روزانہ اللہ تعالیٰ کے پیار کے سینکڑوں جلوے نظر آتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم غلبہ اسلام کے ضمن میں اپنی ذمہ واریوں کو پہچانیں اور انہیں پوری مستعدی کے ساتھ ادا کریں۔

حضور نے احباب کو یاد دلایا کہ ہمارے کندھوں پر بہت اہم اور عظیم الشان ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں۔ ہم ان ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے مورد نہ بنتے چلے جائیں۔ اور خدائی افضال ہمیشہ دُعاؤں کے نتیجہ میں نازل ہوا کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا اس لئے دن اور رات دُعائیں کرنے کی عادت ڈالو اور دُعاؤں سے کبھی غافل نہ ہو اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ سے ذاتی پیار اور ذاتی محبت کرنے کی عادت ڈالو یعنی ایسے پیار اور ایسی محبت کی عادت ڈالو جس میں کسی قسم کے اجر یا ثواب کا سوال نہ ہو۔ بس عادت ڈالو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ذاتی پیار اور ذاتی محبت کی۔ اس پر صحیح معنوں میں توکل کرنے کی اور اس سے عُسر اور یُسر ہر حالت میں دُعائیں کرنے کی۔

حضور نے احباب کو یاد دلاتے ہوئے فرمایا کہ حمد اور عزم تو ہے اگلے پندرہ سال کا۔ ہم نے ان پندرہ سالوں میں اللہ تعالیٰ کی اتنی حمد کرنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے حق میں پہلے سے زیادہ فضل کرنے والا اور پہلے سے زیادہ رحمتیں نازل کرنے والا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے اور ہم سب کو ایسا احمدی بنائے جیسا احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بنانا چاہتے تھے اور جس کے بارہ میں حضور علیہ السلام کے سینہ میں شدید تڑپ پائی جاتی تھی نیز اللہ تعالیٰ ان تمام وعدوں کو جلد پورا فرمائے جو اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے تھے اور جن کا اعادہ آنحضور کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اس نے کیا۔ وعدے اصل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ساتھ ہیں اور آنحضور کے نائب کی حیثیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اُن کا صرف اعادہ ہوا ہے اور وہ بہت ہی عظیم الشان وعدے ہیں اور اُن کے پورا ہونے کے ساتھ ہی اسلام کا دُنیا میں غالب آنا وابستہ ہے۔

اس پُر معارف اور ولولہ انگیز خطاب کے بعد جو قریباً پونے دو گھنٹے تک جاری رہا حضور نے ایک پُر سوز اجتماعی دُعا کرائی۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم فاضل انسپکٹر بیت المال

جماعتہائے احمدیہ جموں کشمیر و پونچھ

جملہ جماعتہائے احمدیہ جموں کشمیر و پونچھ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال (آمد) مورخہ ۱۶/۱۰/۷۵ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات نیز تشخیص بجٹ برائے ۷۶-۱۹۷۵ء کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ جملہ عہدیداران جماعت سے گزارش ہے کہ انسپکٹر صاحب موصوف سے کما حقہٗ تعاون فرمادیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱۶/۱۰/۷۵
سرینگر	۱۷/۱۰/۷۵	۲	۱۹
باری پاری گام	۱۹	۲	۲۱
بیج بہاڑہ (اسلام آباد)	۲۱	۱	۲۲
آسنور. کوریل	۲۲	۴	۲۶
رشی نگر	۲۶	۳	۲۹
ماندوجن	۲۹	۱	۳۰
شوپیاں. مانلو. چھوٹی گرن. اندرہ. پھوہٹ	۳۰	۴	۳/۱۱/۷۵
ہیشہ واڑ	۳/۱۱/۷۵	۱	۴
باڑی پورہ. یک المرہ. نونہ منی. کاٹھ پورہ	۴	۴	۸
شورت	۸	۲	۱۰

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
کنی پورہ (ناصر آباد)	۱۰/۱۱/۷۵	۲	۱۲/۱۱/۷۵
سند براڑی	۱۲	۱	۱۳
اوڑہ گام	۱۳	۱	۱۴
بانڈی پورہ (ترک پورہ)	۱۴	۱	۱۵
ہیچہ مرگ	۱۵	۱	۱۶
لدرون	۱۶	۱	۱۷
ڈوڈہ	۱۷	۱	۱۸
بھدرواہ	۱۸	۲	۲۰
جموں	۲۰	۱	۲۱
پونچھ. شسیندرہ	۲۱	۳	۲۴
سلواہ. گورسائی. پٹھانہ تیر	۲۴	۳	۲۷
منکوٹ	۲۷	۱	۲۸
چارکوٹ	۲۸	۲	۳۰
کالابن. لوہارکا. کوٹلی	۳۰	[illegible]	۱/۱۲/۷۵
بڈھانوں	۱/۱۲/۷۵	۱	۲
قادیان	۳	-	-

ایک اہم سوال کا جواب

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یکم اگست ۱۹۵۰ء کو کوئٹہ میں جلسۂ عام سے خطاب فرمایا جس میں آپؓ نے دو سوالات کے نہایت شرح و بسط سے جواب دیئے۔

۱۔ احمدی مسلمان دوسروں کے ساتھ نمازیں کیوں نہیں پڑھتے؟

۲۔ احمدیت مسلمانوں کے لئے کیا مستقبل پیش کرتی ہے؟

قارئین کے فائدہ کی خاطر ذیل میں پہلے سوال کا جواب جو حضورؓ نے بیان فرمایا درج ذیل ہے۔ (ادارہ)

حضورؓ نے فرمایا:۔

"یہ سوال اپنے اندر کئی پہلو رکھتا ہے جن میں سے ایک امر کا مذہبی پہلو ہے ہمارا بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ وہ ان پیشگوئیوں کے مطابق دنیا میں مبعوث ہوئے ہیں جو مسیح و مہدی کی آمد کے متعلق اسلام میں پائی جاتی تھیں۔ یہ سوال الگ ہے کہ ان کا دعویٰ صحیح تھا یا غلط بہر حال جب ہم انہیں مسیح و مہدی تسلیم کرتے ہیں تو لازماً ہم سے انہی باتوں کی اُمید رکھی جائے گی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے کے متعلق بیان فرمائی ہیں۔ اور جب ہم احادیث کو دیکھتے ہیں تو ان میں ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نظر آتا ہے کہ:۔

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ

تم اس وقت کیسے اچھے حال میں ہو گے جب مسیح تم میں نازل ہوں گے اور اس وقت تمہیں نمازیں پڑھانے والا تم ہی میں سے ہو گا۔ دوسری روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ وَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ تمہاری نماز کی امامت ایسا شخص کرے گا جو تم میں سے ہو گا۔ اب اس کے دو ہی معنے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ مسلمانوں کو اس وقت مسلمان ہی نماز پڑھایا کریں گے دوسرے یہ کہ مسیح کی جماعت کو مسیح کے پیرو ہی نمازیں پڑھایا کریں گے۔ پہلے معنی کیسے ہی چسپاں نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ کہنا کہ مسلمانوں کو مسلمان ہی نمازیں پڑھایا کریں گے اس کے یہ معنے ہیں کہ گویا پہلے عیسائی اور یہودی اور زرتشتی بھی ان کے امام ہوا کرتے تھے۔ مگر مسیح کے آنے کے بعد صرف مسلمان ہی نمازیں پڑھایا کریں گے۔ پس یہ معنی تو بالبداہت باطل ہیں لازماً اس کے دوسرے معنے ہی ہو سکتے ہیں کہ مسیح کو ماننے والوں کا امام انہیں میں سے ہو گا۔ پس یہ تو سوال ہو سکتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود ہیں یا نہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ اگر وہ مسیح موعود ہیں تو ان کی جماعت دوسروں کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتی یا پھر یہ بحث ہو سکتی ہے کہ یہ حدیث غلط ہے یا یہ کہ اس کا کچھ اور مطلب ہے۔ مگر نماز کا مطالبہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کا تو یہ مطلب ہو گا کہ تم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کیوں مانتے ہو۔ دوسرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے امام وہ ہے جو اَتْقٰی ہو اس حکم کی موجودگی میں بھی یہ مطالبہ خلافِ عقل ہے۔ کیونکہ جماعتِ احمدیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے ایک مامور پر ایمان رکھتی ہے اور جب اس کا یہ عقیدہ ہے تو لازمی طور پر اسے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ دوسروں سے تقویٰ میں طہارت میں اور پاکیزگی میں افضل ہے اور جب جماعتِ احمدیہ کے لوگ دوسروں سے اَتْقٰی ہوئے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ امام وہ ہونا چاہیئے جو اَتْقٰی ہو تو یہ کس طرح مطالبہ کیا جا سکتا ہے کہ اَتْقٰی شخص دوسروں کے پیچھے نماز پڑھے آخر وہ اپنے عقیدہ کے مطابق مسیح و مہدی پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیا مسیح و مہدی کو ماننے والے کا اتنا بھی حق نہیں کہ وہ اپنے آپ کو اَتْقٰی سمجھے۔"

حضورؓ نے فرمایا:۔

"اس مسئلہ کا ایک عقلی پہلو بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ الف:۔ ہر مامور کو ماننے والے ابتداء میں تھوڑے ہوتے ہیں۔ تھوڑے ماننے والے کثرت سے ملیں تو اپنا جوہر کھو بیٹھتے ہیں۔ پس ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ دوسروں سے الگ رہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے حکم دیا ہے کہ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ تم ہمیشہ سچوں کے ساتھ بیٹھا کرو کیونکہ انسان اپنے ہم جلیس کے اخلاق اور اس کی عادات کو اختیار کرتا ہے۔ ب:۔ پھر مامور کا سوال بھی جانے دو کم از کم اتنا تو ہر شخص تسلیم کرتا ہے کہ احمدی جماعت دنیا بھر میں تبلیغ کرتی ہے اور اس میں دوسروں سے ہزاروں گنا زیادہ جوش ہے۔ اگر وہ دوسروں میں جذب ہو جائے تو یہ خدمتِ اسلام ختم ہو جائے گی۔ اور جس طرح اور لوگ اپنی طاقتوں اور اپنے روپیہ کو دنیوی کاموں میں صرف کر رہے ہیں وہ بھی دنیوی کاموں پر روپیہ وغیرہ صرف کرنے لگ جائے گی۔ پس اس نیکی اور خدمتِ اسلام کا بھی تقاضا ہے کہ احمدی دوسروں سے الگ رہیں۔ ج:۔ یہ تو احمدی جماعت سے اُمید نہیں کی جا سکتی کہ وہ اپنے آپ کو جھوٹا کہے وہ بہر حال اپنے آپ کو سچا کہے گی۔ اور وہ اپنے آپ کو سچا کہتی ہے۔ تو اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اس پیغام کو ہر ایک تک پہنچائے۔ اب اس کے لئے کوئی طبعی ذرائع ہونے چاہئیں تھے تا کہ لوگوں کو احمدیت کے بارہ میں سننے کا شوق پیدا ہو نماز وغیرہ مسائل ہی ہیں جو دوسروں کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جب لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ نمازیں نہیں پڑھتے تو ہر ایک کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ میں ان کو سمجھاتا ہوں اور جب وہ ہمارے پاس آتے ہیں تو ہماری تبلیغ کا رستہ کھل جاتا ہے اور اس طرح سینکڑوں بلکہ ہزاروں لوگوں کو احمدیت کی واقفیت ہو جاتی ہے"۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا:۔

"اس مسئلہ کا ایک واقعاتی پہلو بھی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علماء کے فتویٰ کفر کے کئی سال بعد تک نماز کو منع نہیں کیا بلکہ خود بھی ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے مگر علماء اپنے فتویٰ کی شدت میں بڑھتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنی مسجدوں میں لکھ کر لگا دیا کہ "اس مسجد میں کتے مرزائی کو داخل ہونے کی اجازت نہیں" جس جگہ احمدیوں کا پیر پڑ جاتا اسے ناپاک سمجھا جاتا اور پانی سے دھویا جاتا۔ کئی جگہ مسجدوں کی صفیں اس لئے جلا دی گئیں کہ ان پر کسی احمدی نے نماز پڑھ لی تھی۔ جب انہوں نے اس معاملہ کو انتہا تک پہنچا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے بھی حکم دے دیا کہ اب ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ جیسے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں مگر یہودی اور عیسائی ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ ہم سے ڈر کر اس طرف نمازیں پڑھی جاتی ہیں پھر مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں بھی سترہ مہینے تک آپ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے رہے آخر خدا نے بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھنے کا حکم دے دیا۔ اس پر یہود نے شور مچا دیا کہ دیکھو کتنا بڑا ظلم ہے اتنا بڑا قبلہ تھا مگر اسے چھوڑ دیا گیا گویا جب تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے رہے نعوذ باللہ ڈرپوک کہلائے اور جب چھوڑا تو ظالم بن گئے۔ یہی حالت علماء کی ہے کئی سال تک ہماری جماعت ان کے پیچھے نمازیں پڑھتی رہی مگر یہ لوگ یہی کہتے رہے کہ احمدی اتنے ناپاک ہیں کہ اگر یہ مسجد میں بھی داخل ہو جائیں تو مسجد کو صاف کرنا چاہیئے اس پر اللہ تعالےٰ نے ان کے پیچھے نمازیں پڑھنے سے حکماً منع کر دیا پس جب خود علماء نے ہمارے خلاف فتوے دئے ہیں اور اب تک انہوں نے اپنے فتووں کو واپس نہیں لیا تو احمدیوں پر کیا الزام ہے۔

علماء کی طرف سے جو سلوک احمدی جماعت سے ہوتا رہا ہے وہ بھی اس مطالبہ کو جائز نہیں کرتا۔ نماز علماء پڑھاتے ہیں۔ اور ان کا یہ حال ہے کہ شروع سے ہمیں دکھ دیتے آئے ہیں۔ سب سے پہلے احمدیوں کے واجب القتل ہونے کا انہوں نے فتویٰ دیا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دہلی اور امرتسر میں پتھراؤ کیا گیا۔ لاہور میں آپؑ کی وفات پر بد ترین نمونہ دکھایا گیا۔ اور مصنوعی لاش بنا کر اس پر پاخانہ پھینکا گیا۔ جوتیاں ماری گئیں۔ اور احمدیوں کی شدید دل آزاری کی گئی۔ ہم اس سلوک کی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن ہم سے جب اس قسم کے سوالات کئے جاتے ہیں تو ہمیں یہ باتیں یاد آ جاتی ہیں۔ پھر مجھ پر سیالکوٹ میں پتھر برسائے گئے۔ میرے قتل کی تدبیریں کی گئیں۔ کابل میں ہمارے احمدیوں کو سنگسار کیا گیا۔ مصر میں ہمارے ایک احمدی کو شہید کیا گیا۔ کیا اس کے بعد کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے ساتھ نمازیں کیوں نہیں پڑھتے۔ کیا یہ سلوک نماز پڑھانے کی ہی تمہید ہے"؟

اس کے بعد حضورؓ نے فرمایا:۔

اس مسئلہ کا ایک عملی پہلو بھی ہے کوئی بتائے کیا مسلمانوں پر کبھی کوئی مصیبت آئی ہے جس پر ہم نے ان کا ساتھ نہ دیا ہو؟ احمدی قومی کاموں میں دوسروں سے پیچھے رہے ہوں۔ ملکانہ میں ارتداد ہوا تو ہم پہنچے بہار کے فسادات میں ہم نے مسلمانوں کی مدد کی۔ ان حالات میں نماز پڑھ لینے سے کیا فرق پڑ جائے گا۔ اور اس کا نتیجہ کیا ہو گا آخر غرض تو یہی ہے کہ اختلافِ عقائد کے باوجود مسلمان سیاسی اتحاد رکھیں اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ہم ہمیشہ اس میں حصہ لیتے رہے ہیں پھر کونسی نئی تبدیلی ہے جو اس مسئلہ سے پیدا ہو جائے گی"۔

حضورؓ نے فرمایا:۔

اس مسئلہ کا ایک سیاسی پہلو بھی ہے قومی کام ایک ایک فرد یا جماعت میں تقسیم ہوتے ہیں فوج سے فوجی بات کر سکتے ہیں پولیس سے پولیس والے اور مجسٹریٹ سے مجسٹریٹ نماز ایک مذہبی عقیدہ ہے اور اس کی امامت علماء کے سپرد ہے۔ پس وہی حق رکھتے ہیں کہ اس کا تصفیہ ...

(باقی صفحہ پر دیکھئے)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا بھاگلپور میں ورودِ مسعود

۱۵ اکتوبر صبح چھ بج کر چالیس منٹ پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ بذریعہ ایر انڈیا ایکسپریس بھاگلپور تشریف لائے۔ قریبی جماعتوں نمازی پور بلاری مونگھیر بکوڑہ وغیرہ کے احباب جماعت اپنے صدر صاحبان کی قیادت میں اسٹیشن پر استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضرت میاں صاحب مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور کے ہمراہ بذریعہ کار احمدیہ بلڈنگ تشریف لے گئے۔ مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب کے مکان پر آنمحترم کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔

برہ پورہ کو روانگی

مکرم سید عبد الفہیم صاحب ایم اے صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ نے حضرت میاں صاحب کی خدمت میں برہ پورہ تشریف لے جانے کی درخواست کی۔ چنانچہ بعد نماز عصر حضرت میاں صاحب مع صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ بذریعہ کار برہ پورہ تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ مکرم محترم ڈاکٹر محمد یونس صاحب مکرم مسعود عالم صاحب مجسٹریٹ بانکا اور خاکسار تھے جماعتی انتظام کے تحت مکرم سید عبد الباقی صاحب کے مکان پر جماعت احمدیہ برہ پورہ نے حضرت میاں صاحب کا استقبال کیا۔

مسجد احمدیہ برہ پورہ میں اجتماعی افطاری

بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب مسجد احمدیہ برہ پورہ تشریف لائے آپ نے زیر تعمیر حصہ کو دیکھا اور ان ان گنت نقوش کو بھی دیکھا جو کہ مخالفین نے پتھر مار مار کر مسجد کے در و دیوار پر بنائے ہیں اور مسجد سے متعلق بعض تفصیلات دریافت فرمائیں اس کے بعد جملہ احباب جماعت نے حضرت میاں صاحب کی معیت میں افطاری کی۔

تربیتی تقریر

طے شدہ پروگرام کے مطابق تمام احباب جماعت کے سامنے محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک تربیتی تقریر فرمائی اور احباب جماعت کو ہر قسم کی مخالفتوں کو صبر و تحمل سے برداشت کرنے اور دعاؤں پر زور دینے کی مؤثر رنگ میں تلقین فرمائی اس ضمن میں آپ نے صحابہ کرامؓ کی مثالیں بیان فرمائیں اور آخر میں رمضان المبارک کے فضائل و برکات پر روشنی ڈالی

بھاگلپور میں جلسہ عام

ٹھیک نو بجے شب مکرم و محترم ڈاکٹر محمد یونس صاحب کے بنگلہ پر ایک جلسہ زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم محمد سمیع الدین صاحب نے فرمائی اس کے بعد سید عبد النقی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نظم خوش الحانی سے سنائی بعدہ خاکسار نے مختصر سپاسنامہ پیش کیا بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے جامع اور مدلل تقریر فرمائی۔ دورانِ تقریر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے اور قرآن کریم کے عالمگیر شریعت ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے قرآن کریم کی تعلیم وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر پر تفصیلی روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام نے ہر مذہب کے پیشوا کا احترام کرنے کی تعلیم دی اور یہی وہ اصول ہے جو امن صلح اور آشتی کی بنیاد ڈالتا ہے۔ نیز آنمحترم نے اسلامی مساوات، غرباء پروری جیسے اہم مسائل پر مؤثر رنگ میں روشنی ڈالی آخر میں اجتماعی دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسے کے بعد محترم ڈاکٹر محمد یونس صاحب نے تمام شرکاء جلسہ کو عمدہ رنگ میں کھانا کھلایا فجزاہم اللہ احسن الجزاء

محترم صاحبزادہ صاحب کی روانگی

دوسرے دن مورخہ ۱۶ ستمبر کو حضرت میاں صاحب اہل بھاگلپور کے قلوب کو حزیں بنا کر عازم ادریں ہوئے اسٹیشن پر کثیر تعداد میں احباب و مستورات نے حضرت میاں صاحب کو اجتماعی دعا کے ساتھ الوداع کیا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ سفر حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

خاکسار: محمد جمیل کوثر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بھاگلپور

بی بی سی لیڈز ریڈیو اسٹیشن سے
فضائل رمضان المبارک کے بارہ میں احمدی مبلغ کی تقریر براڈکاسٹ
مانچسٹر کے گوردوارہ میں بھی تقریر ہوئی

مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۷۵ء کی شام کو سات بج کر دس منٹ پر خاکسار کی تقریر "فضائل رمضان المبارک" پر بی بی سی لیڈز (Leeds) ریڈیو اسٹیشن سے براڈکاسٹ کی گئی۔ یہ تقریر دس منٹ کی تھی اس کے لئے عزیزم انوار الدین امینی سلمہ اللہ تعالیٰ نے متعلقہ ریڈیو اسٹیشن سے مل کر انتظام کیا تھا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

اب انشاء اللہ بارہ اکتوبر کو "عید الفطر" کے متعلق ایک اور تقریر براڈکاسٹ ہوگی۔ جس کی ریکارڈنگ ہو چکی ہے۔

خاکسار کی دو تقاریر گوردوارہ ہڈرز فیلڈ اور گوردوارہ بریڈفورڈ میں ہو چکی تھیں ان سے متاثر ہو کر مکرم رشید احمد صاحب بھٹی صدر جماعت احمدیہ مانچسٹر نے مانچسٹر کے گوردوارہ میں بھی ۲۸ ستمبر کو میری تقریر کا انتظام کیا چنانچہ اس تقریر کے بارہ میں مانچسٹر ریڈیو سے دو دفعہ اعلان بھی ہوا۔ خاکسار مع عزیزان مکرم امین اللہ سالک مبلغ بریڈفورڈ ایک بجے بعد دوپہر مانچسٹر گوردوارہ میں پہنچ گئے لنکا شائر کے احباب جماعت بھی تشریف لے آئے۔ چنانچہ ۱/۲ ۱ بجے سے ۱/۲ ۲ بجے تک ایک گھنٹہ خاکسار نے بابا نانک کی سیرت و سوانح اور اسلامی تعلیمات کے بارہ میں تقریر کی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی طرف سے اس تقریر کے اختتام پر شکریہ ادا کرنے کے ساتھ سروپا بھی پیش کیا۔

اس موقع پر مکرم سالک صاحب اور مکرم رشید احمد صاحب بھٹی نے بھی مختصر تقاریر کیں۔

گورو نانک سکھ ٹیمپل بریڈفورڈ میں تقریر

برطانیہ آنے کے بعد لفضلہ تعالیٰ سکھ صاحبان میں تبلیغ اسلام کرنے کا ایک موقعہ پیدا ہوا ہے کہ یارکشائر اور لنکاشائر کے مختلف گوردواروں میں تقاریر کرنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ اسی سلسلہ میں ۱۵ اکتوبر کو گورو نانک سکھ ٹیمپل ویکفیلڈ روڈ بریڈفورڈ میں گورو نانک دیوجی اور اسلامی تعلیمات کے موضوع پر خاکسار کی تقریر ہوئی۔ تقریر کے بعد سیکرٹری صاحب گوردوارہ کمیٹی نے اپنے ریمارکس میں اس بات کا اظہار کیا کہ اس طرح کی تقاریر وقت کا تقاضا ہیں امن و صلح اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے ہم جماعت احمدیہ کے ممنون ہیں جنہوں نے ایسی تقریر کا ہمارے گوردوارہ میں اہتمام کیا۔ یہ انتظام عزیزم ناصر احمد امینی سلمہ اللہ نے کیا تھا فجزاہ اللہ احسن الجزاء

خاکسار: شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل بریڈفورڈ

دورہ مکرم سید بدر الدین صاحب انسپکٹر وقف جدید

جملہ جماعتہائے احمدیہ صوبہ آندھرا پردیش، کرناٹک اور مہاراشٹر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم سید بدر الدین احمد صاحب انسپکٹر وقف جدید مورخہ ۷۵/۱۰/۱۲ سے مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ وصولی چندہ وقف جدید و حصول وعدہ جات کے سلسلہ میں کر رہے ہیں جملہ عہدیداران جماعت و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مکرم انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں نیز مکرم انسپکٹر صاحب جماعتوں کو رسیدگی سے خود بھی مطلع کریں گے۔

حیدر آباد، سکندر آباد، چندہ پور، کامریڈی، عادل آباد، شادنگر، محبوب نگر، ادگور، چنتہ کنٹہ، دوماں، کرنول، یادگیر، تیماپور شورا پور، تیلی، بیلگام، خندگڑھ اناگی لونڈا، گندھی گواڑ، باندہ، ساونت واڑی، بیتی سور ساگر، شیموگہ، بنگلور، عثمان آباد، بمبئی، اکوڑ (کلاتہ) جے پور، دہلی، میرٹھ اور انجولی۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

درخواستہائے دعا

(۱) گزشتہ دنوں علاقہ سرل کے ایک نوجوان مکرم قائم الدین صاحب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں کیونکہ اس علاقہ میں اور اپنے خاندان میں یہ سب سے پہلے نوجوان ہیں جنہوں نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ اس لئے وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ کو احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق دے۔ اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رہنے اور شرائط بیعت پر کما حقہٗ عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ پونچھ

(۲) خاکسار اس وقت مالی مشکلات سے دوچار ہے میری جملہ پریشانیوں سے دوری کے لئے احباب جماعت دعا فرمائیں خاکسار: محمد شبیر اورنگ آباد

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے چند پہلو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تاریخ کے کٹھن دور میں پیدا ہوئے۔ جو سخت مشکل حالات سے گھرا ہوا تھا۔ آپؐ پیدا ہوئے تھے۔ ایسی ایک قوم میں جو سرتاپا اوہام پرستی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ پیدا ہوئے تھے۔ ایسے لوگوں میں جن میں اوہام باطلہ نہایت ہی خراب نتائج پیدا کر رہے تھے۔ ان اشخاص کی شہادت سے جن کی زندگیوں کو آپؐ نے بدل ڈالا تھا۔ ان لوگوں کے الفاظ سے جنہوں نے آپؐ کی شہادت دی تھی۔ جب کہ آپؐ زندہ تھے۔ اور جنہوں نے آپؐ کو پیغمبر خدا تسلیم کیا تھا۔ ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ اس وقت عامۃ الناس کی زندگیاں کیسی تھیں۔ لیکن اس سے قبل بھی آپؐ اندھیرے میں روشنی کے مینار کی طرح چمکتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اور ہمیں آپؐ کی زندگی اس قدر شریفانہ اور اس قدر سچی نظر آتی ہے۔ کہ ہم فوراً معلوم کر لیتے ہیں کہ کیوں آپؐ کو اپنے گرد و پیش کے لوگوں تک اپنے خدا کا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب کیا گیا تھا۔ وہ کون سا نام تھا جس سے مکہ کے تمام مرد، عورتیں اور بچے آپؐ کو پکارا کرتے تھے؟ وہ نام الامین یعنی صادق دیانت دار تھا۔ اس سے زیادہ پایہ کا اور زیادہ شریفانہ اور کوئی لقب نہیں ملتا جس سے وہ پکارا کرتے تھے جس نے اپنی زندگی ایام طفولیت سے انہی میں بسر کی تھی۔ یعنی ایسا شخص، جو اعتماد اور بھروسہ کے قابل ہو۔ آپؐ کی نسبت عام طور سے بیان کیا جاتا ہے کہ جب آپؐ گلیوں اور بازاروں میں سے گزرتے تھے تو بچے دروازوں سے نکل کر دوڑتے ہوئے آتے اور آپؐ کے گھٹنوں اور ہاتھوں سے چمٹ جاتے تھے۔ جب کبھی آپ یہ دونوں صفات ایک ہی شخص کی ذات میں مجتمع دیکھیں (یعنی بچوں کی محبت اور ایسا چال چلن جس کی وجہ سے اس کے گرد و پیش کے لوگ اسے امین اور صادق کے نام سے پکاریں) تو پھر آپ اس میں ایک ہیرو کے، ایک پیدائشی لیڈر کے، بنی نوع انسان کے ایک ہادی کے عناصر موجود پائیں گے۔

عام طور پر یہ بات کہی جاتی ہے کہ ایک پیغمبر کی اپنے ملک میں عزت نہیں کی جاتی۔ مگر اس پیغمبر کی اپنے ملک میں اور اپنے باپ کے گھر میں بھی عزت تھی۔ آپؐ کی اپنے رشتہ داروں کے دلوں میں عزت تھی اور ان ہی میں سے آپؐ کو ابتدائی ایمان لانے والے ملے۔ آپؐ کی پہلی بیوی آپؐ پر سب سے پہلے ایمان لائیں۔ اور آپؐ کی صفات کا والہانہ اعتراف کیا آپؐ قومی ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں۔ بے سہاروں کے سہارا ہیں۔ تمام صفات حسنہ کے سرچشمہ ہیں۔ آپ کا وجود فیض مجسم ہے۔ یہ ہے آپؐ کی بیوی کا اعتراف۔ اور پھر وہ لوگ ایمان لائے جو رشتہ میں آپؐ سے قریب ترین تھے۔ اور پھر ان میں سے دوسرے اشخاص ایمان لائے جن سے آپؐ محبت کرتے تھے۔ صبر آزما محنت کے تین سال بعد ایسے تیس آدمی ہو گئے۔ جنہوں نے آپؐ کو خدا کا رسول تسلیم کر لیا۔ آپؐ کی زندگی کس قدر سادہ اور کفایت شعارانہ تھی۔!

آپؐ اپنے ٹوٹے ہوئے جوتے خود ہی مرمت کر لیا کرتے تھے۔ اپنے کپڑوں کو خود سی لیا کرتے تھے۔ آپؐ اپنے ہی درزی اور کفش دوز تھے، اس وقت بھی جب کہ اپنی زندگی کے آخری حصہ میں آپؐ کے گرد و پیش کے لاکھوں آدمی پیغمبر خدا کی حیثیت سے آپؐ کی تعظیم کرتے تھے۔ یہ تھا اس ہستی کا کردار! کس قدر ایماندارانہ!

آپؐ کے ماننے والوں پر نہایت خوفناک مظالم روا رکھے جاتے تھے۔ وہ انہیں تپتی ہوئی ریت پر اس طرح لٹا دیتے تھے کہ عرب کے گرم سورج کی کرنیں انہیں اوپر سے جھلساتی تھیں۔ اور نیچے سے زمین جلاتی تھی۔ وہ ان پر پتھروں کی سلیں رکھ دیتے تھے وہ انہیں اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرنے کے لئے پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیتے تھے۔ وہ ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ ایک شخص کے جسم کی بوٹی بوٹی کر ڈالی۔ اس کی ہڈیوں پر سے اس کے گوشت کو نوچ ڈالا۔ اس درد و کرب اور نزع کی شدت میں جب ان دشمنانِ حق نے اس سے کہا۔ ”تو جو اپنے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے۔ کیا تو پسند نہیں کرتا کہ محمدؐ تیری جگہ ہوتا اور تو اپنے گھر چین کرتا؟“

لیکن مرتا ہوا آدمی جواب دیتا ہے۔ ”خدا گواہ ہے اگر محمدؐ کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھ جائے تو اتنے وقت میں اپنی بیوی اور بچوں اور سارے ساز و سامان کے ساتھ گھر میں رہنا پسند نہ کروں گا۔“ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آپؐ کے پیروؤں کو آپؐ سے کتنی محبت تھی۔

ایک لڑائی کے بعد جو ان لڑائیوں میں سے تھی۔ جس میں آپؐ کی فوجیں شدید خونریزی کے بعد کامیاب ہوئی تھیں۔ اور مال غنیمت ہاتھ آیا تھا۔ ایک ایسا واقعہ رونما ہوا جس سے زیادہ اور کوئی چیز دلگداز نہیں ہو سکتی۔ حضورؐ نے مال غنیمت تقسیم کیا تھا۔ اور ان انصار کو جو آپؐ کے سب سے زیادہ قریب تھے اور جنہوں نے لمبی مدت تک اور نہایت اچھے طریقے سے آپؐ کی مدد کی تھی اس تقسیم میں کچھ حصہ نہ ملا۔ ان میں سے چند ناتجربہ کار نوجوانوں نے اس کا بُرا منایا اور چپکے چپکے بڑبڑانا شروع کر دیا۔ جب آپؐ کو اس کا علم ہوا۔ تو آپؐ نے انصار کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا:۔ ”مجھے اس بحث کا حال معلوم ہو گیا ہے جو تم میں سے بعض لوگ آپس میں کر رہے تھے۔ جب میں تم لوگوں میں آیا تھا۔ اس وقت تم تاریکی میں بھٹک رہے تھے۔ اور خدا نے تمہیں سیدھا راستہ دکھایا۔ تم تکلیف میں تھے اور اس نے تمہیں مسرور کیا۔ تم آپس میں برسرِ جنگ رہتے تھے اور پھر اس نے تم کو اخوت اور برادرانہ محبت سے بھر دیا اور فتح عنایت فرمائی۔ مجھے بتاؤ کہ کیا یہ واقعہ ہے یا نہیں؟“ جواب ملا کہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ آپؐ کہتے ہیں اور ساری اچھائی خدا اور اس کے رسول کو ہی زیب دیتی ہے۔ پیغمبر اسلام نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔

”خدا کی قسم! تم جواب میں یوں بھی کہہ سکتے تھے۔ اور تمہارا جواب صحیح ہوتا۔ کہ تو ہمارے پاس ایسی حالت میں آیا تھا۔ کہ لوگ تیری باتوں کو جھوٹ سمجھ کر رد کر رہے تھے۔ اور ہم تجھ پر ایمان لائے۔ تو ہمارے پاس بیکس و بے یار پناہ گزین کی حیثیت سے آیا تھا۔ اور ہم نے تیری مدد کی۔ مفلس اور گھر سے نکالا ہوا اور ہم نے تجھے رہنے کو جگہ دی۔ پریشان اور ہم نے تجھے تسلی دی۔ یہ سب کچھ صحیح ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں۔ اس دنیوی زندگی کی چیزوں کی وجہ سے تم کیوں کڑھتے ہو؟ کیا تم اس بات سے مطمئن نہیں ہو کہ دوسرے لوگ تو ریوڑ اور اونٹ لے جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے رسول کو لے جاؤ کیا یہ دولت اس مال سے کم ہے۔ جو یہ لوگ لے جا رہے ہیں۔“ تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ کہ جب یہ الفاظ آپؐ کی زبان سے نکل رہے تھے۔ اس وقت آنسوؤں سے انصار کی ڈاڑھیاں بھیگ گئی تھیں۔ اور یک زبان وہ چلا اٹھے ”ہاں اے خدا کے رسولؐ! ہم اپنے حصہ سے بالکل مطمئن ہیں۔“ آپؐ سے اس قدر محبت کی جاتی تھی۔ مگر کیوں؟ اس لئے کہ آپؐ ان لوگوں کے لئے جو جہل تاریکی میں تھے۔ روشنی لے کر آئے تھے۔ آپؐ کا سر و پا لوگوں کے لئے تھا۔ آپؐ کی زندگی کا لمحہ لمحہ مخلوق خدا کی خیر خواہی میں گزرتا تھا۔ آپؐ کے متبعین کی یہ شہادت کہ وہ کیا تھے اور رسولؐ کی تعلیمات کی بدولت کیا سے کیا بن گئے تھے۔ تاریخ اس پر شاہد ہے اور ہم سمجھ سکتے ہیں کہ بہ حیثیت رسولؐ وہ آپؐ کی نسبت کیا رائے رکھتے تھے جبکہ ان پر نور الٰہی جلوہ گر ہوا۔

تاریخ نے ان کی یہ گواہی محفوظ کی ہے۔ ہم بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ ہم مردے کھاتے تھے۔ ہم گالیاں بکا کرتے تھے ہم انسانیت کے ہر جذبہ کو ٹھکرا دیا کرتے تھے۔ اور مہمانوازی اور ہمسائیگی کے حقوق سے غفلت برتتے تھے۔ ہم طاقت کے قانون کے سوا کسی اور قانون سے واقف نہ تھے۔ اتنے میں خدا نے ہم میں سے ایک شخص کو پیدا کیا۔ جس کے حسب و نسب، سچائی، دینداری اور پاکیزہ زندگی سے ہم واقف تھے۔ اور اس نے ہمیں سکھایا کہ ہم خدا کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کیا کریں۔ اس نے ہمیں بتوں کی پرستش سے روکا اور سچ بولنے، امانت میں خیانت نہ کرنے، رحم کرنے اور اپنے ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھنے کا حکم دیا۔ اس نے عورتوں سے بُرا سلوک کرنے سے یا یتیموں کا مال کھا جانے سے ہمیں روکا۔ اس نے ہمیں بدکاریوں سے دور رہنے کا حکم دیا اور برائی سے بچنے نمازیں پڑھنے، زکوٰۃ دینے اور روزہ رکھنے کی تلقین کی۔ ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔ ہم نے اس کی تعلیمات کو قبول کیا۔

غرض آپؐ کی اخلاقی تعلیمات زمانہ کی ضروریات سے بہت دانشمندانہ مناسبت رکھتی تھیں۔ آپؐ نے اپنی قوم کے جاہل افراد میں شریفانہ اخلاق

کی ایک مضبوط بنیاد قائم کر دی۔ نیکی کے مسئلہ پر آیئے۔ تعلیمات کو لیجئے اور دیکھئے کہ آپؐ نے اس کی کیا تعریف فرمائی ہے نیکی، سے کیا مُراد ہے؟ ہر آدمی کہے گا کہ وہ صرف خیرات دینے۔ غریبوں کی روپے پیسے سے مدد کرنے کا نام نہیں، بلکہ ہر اچھا کام نیکی میں داخل ہے۔

"تمہارا اپنے بھائی کے ساتھ ہنس کر بات کرنا بھی نیکی ہے۔ اپنے ہم جنسوں کو نیک کام کرنے کی ہدایت کرنا بھی نیکی ہے۔ گمراہ مسافر کو صحیح راستہ پر ڈال دینا نیکی ہے۔ اندھے کی اعانت کرنا نیکی ہے۔ راستہ سے پتھر اور کانٹے اور دوسری رکاوٹیں ہٹا دینا نیکی ہے۔ پیاسے کو پانی دینا بھی نیکی ہے۔"

کس قدر عملی، کس قدر سادہ، آپؐ کی تعلیم ہے۔ اور کس قدر شاندار الفاظ میں ان فرائض کی تعریف کی گئی ہے۔ جو ایک انسان کے دوسرے انسان پر واجب ہیں! نیکی کے متعلق قرآن کی تعلیم ہے۔ "یہ نیکی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر لو۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر روزِ آخرت پر۔ فرشتوں پر (خدا کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ داروں یتیموں۔ محتاجوں۔ مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں۔ اور غلاموں کو قید سے آزاد کرانے میں خرچ کریں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور جب عہد کر لیں تو اس کو پورا کریں اور سختی اور تکلیف میں اور معرکہ کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں۔" (سورۃ بقرآیت ۱۷۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خدا کے رسولؐ تھے، اس مفہوم میں پڑھے لکھے نہ تھے جو دنیا آج پڑھے لکھے سے مراد لیتی ہے۔ آپؐ اپنے آپ کو اُمّی کے لقب سے یاد کرتے ہیں اور آپ کے پیرو القرآن کو ایک مستقل معجزہ خیال کرتے ہیں۔ جس سے آپؐ کی نبوت کے دعویٰ کی تصدیق ہوتی ہے اس لئے کہ وہ نہایت ہی مکمل اور فصیح عربی میں ہے۔ لیکن خود اصطلاحی مفہوم میں پڑھے لکھے نہ ہونے کے باوجود آپؐ علم کو ان چیزوں میں سب سے پہلا درجہ دیتے ہیں جن کی خواہش کی جا سکتی ہے۔ آپؐ ارشاد فرماتے ہیں "علم حاصل کرو اس لئے کہ جو شخص اسے حاصل کرتا ہے۔ وہ خدا کی راہ میں نیکی کا کام کرتا ہے۔ جو اس کے لئے سعی کرتا ہے۔ وہ خدا کی پرستش کرتا ہے۔ جو دوسروں تک اسے پہنچاتا ہے وہ گویا زکوٰۃ دیتا ہے۔ اور جو اس کی اہلیت رکھنے والوں تک پہنچاتا ہے۔ وہ گویا خدا کی عبادت کرتا ہے۔ علم سے حلال اور حرام میں تمیز کرنی آتی ہے۔ وہ صحرا میں ہمارا رفیق ہے خلوت میں ہمارے لئے جلوت کا سامان پیدا کرتا ہے وہ اس وقت ہمارا رفیق ثابت ہوتا ہے۔ جب ہم دوستوں کی رفاقت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ وہ مسرت کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ وہ مصیبت و ابتلاء میں ہماری ڈھارس بندھاتا ہے۔ وہ ہمارے دشمنوں کے خلاف سپر کا کام دیتا ہے۔ علم کے ذریعے خدا کا بندہ نیکی کی بلندیوں اور اعلیٰ مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اس دنیا میں بادشاہوں کا ہم جلیس بنتا ہے اور آخرت میں ابدی مسرت۔ یہ ہے ہمارے خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ تعلیم ×

اذکروا موتاکم بالخیر

ذکرِ خیر جناب عبد العزیز شاہ صاحب مرحوم آف یاری پورہ کشمیر

مورخہ ۶ اور ۷ ستمبر کی درمیانی رات جماعت احمدیہ یاری پورہ کے ایک فدائی اور بزرگ محترم عبد العزیز شاہ صاحب تین ماہ کی طویل علالت کے بعد اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقامی قبرستان میں دفن ہوئے۔

شاہ صاحب مرحوم احمدیت کے بڑے ہی فدائی تھے۔ احمدیت رگ رگ میں پیوست تھی اور ہر جگہ اپنے احمدی ہونے کا کھلم کھلا اعلان فرماتے۔ شاہ صاحب مرحوم کے والد صاحب اس علاقے کی حنفیہ جامع مسجد کے میر واعظ کے خاص حلقہ احباب میں سے تھے۔ میر واعظ کے پوشیدہ اعتراف صداقت مسیح موعودؑ پر ان کے والد صاحب احمدی ہوئے تھے اور پھر تا وفات احمدیت پر قائم رہے۔ عبد العزیز صاحب بھی اپنے والد صاحب کی زندگی میں ہی احمدی ہوئے تھے۔

مرحوم سلسلہ احمدیہ کے شیدائی تھے۔ ہر جلسہ اور میٹنگ میں پیش پیش ہوتے اور عموماً اگلی صف میں جگہ حاصل کر لیتے۔ کبھی جوش میں ہوتے تو حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار بآوازِ بلند سناتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے بھی انتہائی درجہ کی عقیدت رکھتے۔ حضرت المصلح الموعودؓ کی شخصیت سے کافی متاثر تھے۔ حضورؓ کی کشمیر میں آمد کے واقعات کو نہایت ہی اشتیاق سے کبھی ہمارے استفسار پر سناتے۔

یاری پورہ کی کانفرنس کے انعقاد پر انتہائی خوش تھے۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے بے حد مضطرب تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور کانفرنس سے ہی ایک روز قبل اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

شاہ صاحب مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، ایک لڑکی جو شادی شدہ ہے اور پانچ لڑکے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑا لڑکا مکرم محمد عباس شاہ روزگار کے لئے کوشاں ہے۔ اور باقی لڑکے ابھی چھوٹی عمر کے ہیں۔

احباب کرام دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے آمین۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے اور ہر دم انکا حافظ و ناصر ہو آمین یا رب العالمین ×

خاکسار۔ میر عبد الحمید ایم۔ ایس۔ سی۔ (علیگ)
یاری پورہ کشمیر۔

اخبارِ قادیان

•— محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجزؔ کی اہلیہ محترمہ اور مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش تاحال مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہوئے۔ احباب کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

•— مورخہ ۲۵/۹/۷۵ کو مکرم منشی شمس الدین صاحب آف کلکتہ جو رمضان المبارک سے قبل قادیان تشریف لائے تھے مع اپنی بہو واپس کلکتہ تشریف لے گئے۔ نیز مکرم محمود احمد صاحب سہگل آف کلکتہ بھی رمضان المبارک و اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے کے بعد مورخہ ۲۵/۹/۷۵ کو واپس تشریف لے گئے۔

•— مورخہ ۲۵/۹/۷۵ کو بعد نماز عصر حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی و محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے تشریف لا کر نئی گراؤنڈ نزد مسجد ناصر آباد میں کھیلوں کا افتتاح فرمایا۔ اور اجتماعی دُعا فرمائی۔ اس تقریب کی مفصل رپورٹ آئندہ اشاعت میں دی جائے گی۔

ایک اہم سوال کا جواب (بقیہ صفحہ ۷)

تعجب ہے کہ ایک فوجی افسر سے اگر فوجی امور کے تصفیہ کے لئے کوئی دوسرا بات کرے تو وہ کہیں گے یہ فوجی امر ہے بالمقابل فوجی افسر بات کرے لیکن نماز کا تصفیہ ایک فوجی افسر جسے قوم کی طرف سے بولنے کا حق نہیں، ایک سیاسی لیڈر جسے قوم کی طرف سے مذہبی فیصلہ کا اختیار نہیں وہ تصفیہ چاہتا ہے حالانکہ یہ امر دونوں فریق کے علماء میں طے ہو سکتا ہے پس آپ اپنے علماء میں تحریک کریں کہ وہ احمدیوں سے کہیں کہ ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں آپ ہمارے پیچھے نماز پڑھیں۔ ان کی طرف سے یہ سوال اُٹھایا جائے تو جماعت کے علماء ان سے بات کر سکتے ہیں ورنہ تعلیم یافتہ طبقہ میں سے کونسا شخص ہے جو یہ کہے کہ میں تمام پاکستان کی مساجد کا ذمہ دار ہوں کہ وہاں کے علماء احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھیں گے احمدی ان کے پیچھے نماز پڑھیں۔ نہ وہ ایسا دعویٰ کر سکتے ہیں نہ ان کی بات علماء مانیں گے۔ پھر ایسا مطالبہ جو وہ خود اپنے علماء سے نہیں منوا سکتے کس طرح تقویٰ کے مطابق ہو سکتا ہے۔ آخر قومی کام قوم کے نمائندے کرتے ہیں اور نمائندے بھی اس محکمہ کے جس سے وہ سوال تعلق رکھتا ہو۔ پس جو نمائندہ نہیں اور دین کے بارہ میں علماء کا نمائندہ نہیں اسے ایسی باتیں ہی نہیں کرنی چاہئیں۔ منصف مزاج آدمی کو اگر کوئی بات غلط معلوم ہوتی ہے تو پہلے وہ اپنی قوم سے غلطی منواتا ہے۔ (باقی صفحہ ۱۲)

قادیان میں دعائے ختم القرآن اور عید الفطر کی مبارک تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

اسی طرح قربِ الٰہی کے حصول کے رستہ میں بھی طرح طرح کی روکاوٹیں قدم قدم پر آڑے آتی ہیں لیکن مومن بندہ ان پر قابو پاتے ہوئے قُرب کے میدانوں میں آگے ہی آگے بڑھنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ۔ یعنی نیکیاں بُرائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔ جوں جوں انسان نیکیوں میں ترقی کرتا جاتا ہے۔ بُرائیوں کو ترک کرتا جاتا ہے۔

آنمحترم نے فرمایا اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق رمضان المبارک کی ریاضتیں بجالانے کے بعد آج ہم عید الفطر منانے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس مبارک مہینے میں نیکیوں کے بجالانے اور بُرائیوں سے اجتناب کرنے کے بہت سے مواقع بہم پہنچائے اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق ان سے فائدہ اُٹھایا۔ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ لیکن زندگی تو ایک تسلسل کا نام ہے اور مومن کا قدم ہمیشہ آگے ہی بڑھتا ہے۔ پیچھے کبھی نہیں ہٹتا۔ حضرت رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ، آپؐ کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ آپؐ کی مکی زندگی کا اُسوہ بھی ہمارے سامنے ہے اور آپؐ کی مدنی زندگی کا نمونہ بھی ہمارے سامنے ہے دکھوں اور تکلیفوں کا زمانہ بھی آپؐ پر آیا۔ اقتدار اور بہرسمہ کی فراوانی کا دَور بھی آپؐ پر آیا۔ ہر دن جو آپؐ پر چڑھا۔ خدا تعالےٰ کی عبادت اور اس کا شکر بجالانے کی کیفیت میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔

حقیقت یہی ہے کہ یہ ایک تسلسل ہے۔ اللہ تعالےٰ فضل فرماتا ہے۔ اور انسان شکر بجالاتا ہے۔ خدا تعالےٰ اپنے وعدہ کے مطابق مزید انعامات سے اس کو نوازتا ہے۔ مومن بندہ پہلے سے بڑھ کر شکر ادا کرتا ہے۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ سے اس کو بشارت ملتی ہے کہ اے میرے بندے مَیں تجھ سے راضی اور تُو مجھ سے راضی۔ آ میری رضا کی جنّت میں داخل ہو جا۔ دراصل یہی وہ مقام ہے جس کے حصُول کے لئے ہر مومن کو تڑپ ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے دلوں میں بھی اس مقام کو حاصل کرنے کے لئے تڑپ اور اس کے مطابق مجاہدہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے آنمحترم نے فرمایا قرآن کریم نے ابتداء ہی میں حمد کی تعلیم دی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یُسر اور عُسر میں، خوشی میں اور غمی میں۔ غرضیکہ ہر حال میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا کلمہ مومن کی زبان سے نکلنا چاہیئے۔ ہم جب اپنے اوپر غور کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ کی بے شمار عنایات دیکھتے ہیں کہ اُس نے ہمیں توحید حقیقی کا علمبردار بنایا۔ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں شامل کیا۔ اسلام کی نعمت سے متمتع فرمایا اور پھر اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور فرزندِ جلیل حضرت مہدی علیہ السلام کی شناخت کی توفیق عطا فرمائی۔ جنہوں نے آنحضرت صلعم کے حقیقی مقام اور قرآن کریم کے حقائق و معارف اور حقیقی اسلام کا عرفان ہمیں عطا کیا۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ قرآن کریم کو اس کے ماننے والوں نے مہجور کی طرح بنا دیا تھا۔ آنحضرت صلعم جیسی پاک اور مطہر ذات پر رکیک اور ناپاک اعتراضات کئے جا رہے تھے۔ اور اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے تھے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے آکر آنحضرت صلعم کی ذات پر کئے گئے تمام اعتراضات کا دفاع کیا۔ اور آپ کے حقیقی اور اعلیٰ و ارفع مقام کو اور اسلام کی زندگی کو اپنے وجود کو دُنیا کے سامنے پیش کر کے ثابت کیا۔ اور مخالفین کو دعوتِ مقابلہ دی کہ اسلام کی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فیض بخش زندگی اور جس خدا کو آنحضرت صلعم نے دُنیا کے سامنے پیش فرمایا اس کے زندہ ہونے میں کسی کو شک ہے تو وہ آئے اور مجھ سے مقابلہ کرے۔ مَیں اس کو ثبوت دوں گا کہ اسلام کا خدا زندہ خدا ہے۔ آنحضرت صلعم کا فیضان آج بھی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا ہے کہ — اگر میرے اعمال پہاڑوں کے برابر بھی ہوتے لیکن میں آنحضرت صلعم کی پیروی اور غلامی نہ کرتا تو ہرگز یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ مجھے حاصل نہ ہوتا —!!

غرضیکہ یہ سارے انعامات اور افضالِ خداوندی کو دیکھ کر بے اختیار ہماری زبانوں پر خدا تعالیٰ کی حمد جاری ہو جاتی ہے۔ اور ہم خدا تعالےٰ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔

خطبہ کے آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ اس عید کے موقع پر جہاں ہم خدا اور اس کے رسولؐ کے حکم کے مطابق خوشی مناتے ہیں، اچھے کپڑے پہنتے ہیں اور ایک دوسرے سے خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور ہر طرف خوشی اور مسرت کا ماحول ہے، ہمیں اُن ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے جو خدا تعالےٰ نے ہمارے کمزور کاندھوں پر ڈالی ہے۔ اور وہ ہے اشاعتِ اسلام اور خدمتِ قرآن کی ذمہ داری۔ اگرچہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے خلافتِ حقّہ کی شاندار قیادت میں تثلیث کدوں میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا پرچم لہرا رہے ہیں۔ خدا کے گھر تعمیر کر رہے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ ماہ ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالےٰ نے گوٹے برگ (سویڈن) میں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اور اسی طرح قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کئے جا رہے ہیں۔ اس توفیق پر خدا تعالیٰ کی حمد کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی کوششوں کو مزید تیز کرنے کی ضرورت ہے۔ تا غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر آجائیں۔ اور ساری دُنیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اور ساری دُنیا میں حضرت خاتم النبیین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم ہو جائے۔ وہی ہمارے لئے حقیقی عید کا دن ہوگا۔ خدا کرے کہ ہمیں اپنی زندگیوں میں وہ حقیقی عید کا دن نصیب ہو۔ خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ایسے وقت میں ہم اس جہان سے رخصت ہوں کہ خدا ہم سے راضی ہو جائے اور ہم اُس سے راضی ہو جائیں اور اس کی رضا کی جنتوں کے ہم وارث بننے والے ہوں۔ اے خدا تُو ایسا ہی کر۔ اللّٰھم آمین۔

اجتماعی دُعا:

خطبہ کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے غلبۂ اسلام اور حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ کی صحت و درازیٔ عمر کے ساتھ مرکزِ سلسلہ میں واپسی اور آپ کے مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی، اسی طرح جملہ مریضوں کی شفایابی اور مصیبت زدگان کی تکالیف کے ازالہ کے لئے دردِ دل سے دُعا کرنے کی احباب جماعت میں تحریک کرنے کے بعد پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی۔

دُعا کے بعد احباب ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے اور عید مبارک کے تحفے کا تبادلہ کیا۔ اس موقعہ پر قادیان اور اس کے مضافات سے بہت سے مسلمانوں نے بھی نمازِ عید میں شرکت کی اور خطبہ سُنا۔ بعد میں ان مہمانوں کی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے زردہ پلاؤ سے ضیافت کی گئی۔

اسی روز سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے احبابِ جماعت کو محبت بھرا سلام اور عید مبارک کا تحفہ بذریعہ تار لندن سے موصول ہوا جو محترم صاحبزادہ صاحب نے احبابِ جماعت کو نمازِ ظہر کے بعد سُنایا۔ تار کا متن علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالےٰ اس عید کو جملہ احبابِ جماعت کے لئے باعث رحمت و برکت اور حقیقی خوشیوں اور مسرتوں کا پیش خیمہ بنائے اللّٰھم آمین ❊

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں اضافہ

بعض ایسے مخلصین جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نئی عظیم الشان تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں جنوری، فروری میں وعدے بھجوائے تھے اب اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ ہم ابتدائی طور پر اس تحریک کی عظمت کو نہ سمجھ سکے تھے۔ اب یہ معلوم کر کے کہ یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے ہم اپنے وعدوں میں اضافے کر رہے ہیں۔

خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعتِ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا پہلا سالانہ اجتماع

بتاریخ ۲۵، ۲۶ راکتوبر ۱۹۷۵ء بمقام ناصر آباد کشمیر

خدام الاحمدیہ صوبہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صوبائی ممبران نے امسال سالانہ اجتماع کے لئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے اجازت حاصل کر کے ۲۵- اور- ۲۶ راکتوبر کی تاریخوں کا تعین کیا ہے۔ یہ اجتماع ناصر آباد میں ہوگا۔ قائدین مجالس کو چاہیئے کہ وہ لوکل طور پر تمام خدام کو اس اجتماع میں شرکت کرنے کی تلقین کریں۔ اس اجتماع میں مختلف پروگرام ہوں گے۔

ہر کمانے والا خادم کم از کم پانچ روپے اور نہ کمانے والا کم از کم تین روپے چندہ کے طور پر مقامی قائد کے پاس جمع کرائے۔

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس اجتماع کو باعثِ برکت بنائے۔ آمین ؛

المُعلِن: خاکسار غلام نبی نیاز جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ علاقائی

ضروری اعلان برائے دورہ انسپکٹر وقفِ جدید

جملہ جماعت ہائے احمدیہ صوبہ کیرالہ و مدراس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم یو۔ ابو بکر صاحب معلم وقفِ جدید کوڈالی کی بجائے اب یہ دورہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس کے ذریعہ کرایا جا رہا ہے۔ مکرم مولوی صاحب مندرجہ ذیل جماعتوں کا دورہ کریں گے اور وہ خود ہی اپنے پروگرام سے عہدیداران جماعت کو مطلع کرتے رہیں گے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مولوی صاحب کو وصولی چندہ وقفِ جدید وحصول وعدہ جات کے سلسلہ میں اپنا تعاون دے کر دورہ کو کامیاب بنائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

مدراس۔ تروندرم۔ کوٹار۔ ستان کولم۔ میلاپالَم۔ شنکرن کوئل۔ کروناگاپلی۔ آدی ناڈ ارناکولم۔ آرایورم۔ چیلاکرا۔ منارگھاٹ۔ مریاکنی۔ الانور۔ کیرولائی۔ پتہ پیریم۔ کالیکٹ کوڈی یاھتور۔ تیلی چری۔ بڑاگرا۔ کنانور۔ کڈلائی۔ بینگاڈی۔ موگرال۔ منجیشور۔ الال منگلور۔ مرکرہ۔ کویاناڈ۔ ونگور۔ ویراج پیٹ اور کوڈالی ؛

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

دورہ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فرخ بابت وصولی چندہ تحریک جدید

جملہ جماعت ہائے کشمیر کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فرخ مبلغ ہاری پاری گام ۲۰/۱۰/۷۵ سے کشمیر کی جماعتوں کا دورہ بابت وصولی چندہ تحریک جدید کر رہے ہیں۔ احبابِ جماعت اور عہدیدارانِ جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اُن سے پُورا پُورا تعاون فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا کرے آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

ضرورتِ کتب

مدرسہ احمدیہ قادیان کے نصاب کے لئے مندرجہ ذیل کتب کی شدید ضرورت ہے۔ جس دوست کے پاس ہوں اور وہ قیمتاً فروخت کرنا چاہیں یا صدقہ جاریہ کے طور پر مدرسہ ہذا کے لئے بطور ہدیہ دینا چاہیں، ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان سے خط وکتابت فرمائیں۔ شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔

ڈاک خرچ مدرسہ کے ذمہ ہوگا۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

۱۔ برکات الدعا۔
۲۔ نزول المسیح۔
۳۔ ازالۂ اوہام۔
۴۔ آئینہ کمالاتِ اسلام۔
۵۔ تقدیر الہٰی۔ (لیکچر حضرت مصلح موعودؓ)
۶۔ جنگِ مقدس۔
۷۔ سیرۃ خاتم النبیینؐ ہر سہ حصص (از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)
۸۔ بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور انگریز (از مولانا نادر صاحبؓ)
۹۔ فضائل القرآن۔ (از حضرت مصلح موعودؓ)

قادیان میں شادی کی دو تقاریب

(۱) قادیان ۱۰ راکتوبر۔ آج بعد نمازِ عصر مکرم مبرور احمد صاحب چیمہ ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ ناصر آبادی درویش کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ موصوف کا نکاح مکرمہ صادقہ پروین صاحبہ بنت مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد کے ساتھ ۱۹ ستمبر کو حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے پڑھا تھا۔

حسب اعلان نمازِ عصر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں اجتماعی دُعا کرائی۔ اور پھر اسی مبارک جگہ سے بیشتر دوست برات کی صورت میں مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی کے مکان پر گئے۔ لڑکی والوں کے ہاں تلاوت قرآن کریم و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دُعائیہ اشعار کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی جس میں محترم چوہدری صاحب موصوف کے بعض واقف کار غیر مسلم دوست بھی شریک ہوئے۔

نمازِ مغرب کے قریب رخصتانہ عمل میں آیا۔ اس تقریب میں محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے شرکت فرمائی۔

مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ ناصر آبادی نے اس خوشی کے موقعہ پر -/۵ روپے اعانتِ بدر اور -/۵ روپے مساجد فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالےٰ۔

ادارہ بدر اس موقعہ پر فریقین کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے تمام احبابِ جماعت سے دعا کی تحریک کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

مورخہ ۱۱/۱۰/۷۵ کو مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ نے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں تقریباً ۱۵۰ افراد کو مدعو کر کے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔

(۲) قادیان ۱۲ راکتوبر۔ آج بعد نمازِ عصر مکرم مولوی پی۔ ایم۔ محمد علی صاحب آف میلاپالیم مدراس حال قادیان ابن مکرم محی الدین صاحب میلاپالیم کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اس سے قبل موصوف کا نکاح مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب درویش محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ساتھ مورخہ ۲۵ رجولائی ۱۹۷۵ء کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پڑھا تھا۔ چنانچہ نمازِ عصر کے بعد اعلان کے مطابق محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد مبارک میں اجتماعی دُعا کرائی۔ بعد میں اکثر دوست برات کی صورت میں دولہا کے ساتھ مکرم چوہدری عبد القدیر صاحب درویش کے مکان پر تشریف لے گئے۔

لڑکی والوں کی طرف سے حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی، بعض درویش احباب کے علاوہ بیشتر غیر مسلم دوستوں نے بھی برات کو خوش آمدید کہا۔ تلاوت و نظم کے بعد حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس موقعہ پر درویشان کی کثیر تعداد کے علاوہ غیر مسلم احباب بھی بکثرت شریک تھے۔ محترم جناب سردار ستام سنگھ صاحب باجوہ بھی اس تقریب میں شریک ہوئے۔

بعد نماز مغرب رخصتانہ عمل میں آیا۔ اس تقریب میں محترمہ بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے شرکت فرمائی۔ اِدارہ بدر اس خوشی کے موقعہ پر فریقین کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے احبابِ جماعت سے اس رشتہ کے بھی ہر جہت سے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بننے کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہے ؛　(ایڈیٹر)

درخواستِ دُعا: میری بھتیجی عزیزہ نجمی خالدہ بنت محمد صادق صاحب قریشی امسال ایم بی بی ایس کا فائنل امتحان دے رہی ہے۔ نیز میرے بھتیجے عزیز محمد شاہد صاحب وسیم نے ایل ایل بی کا امتحان دیا ہوا ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو اعلیٰ نمبروں میں کامیابی عطا کرے۔ خاکسار: عبد الرحمٰن (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

منظوری انتخاب عہدیداران

جماعتِ احمدیہ وڈمان (آندھرا) برائے یکم مئی ۷۴ء تا ۳۰ اپریل ۷۷ء

۱۔ صدر　مکرم پاشو میاں صاحب
۲۔ سیکرٹری دعوۃ وتبلیغ　" شیخ امام صاحب
۳۔ " تعلیم وتربیت　" محمد اسماعیل صاحب
۴۔ " مالی　" محمد بشیر الدین صاحب
۵۔ امام الصلوٰۃ　" محمد محی الدین صاحب

اللہ تعالیٰ سب عہدیداران کو باحسن طریق اپنے فرائض سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظرِ اعلیٰ قادیان